از رسائل افادات جناب مولانا حافظ شاہ علی انور صاحب حصہ دوم رسالہ المیلاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد فراوان اور ثنای بے پایان معروض آستان عالی ایوان جناب کبریا خدای یکتا احد
کریم منعم الحبیب للتعظیم حی و دانا قیوم توانا معروف بفضل وعطا موصوف بصفات سزا کشایندۂ
ابواب رحمت نمایندۂ اسباب مغفرت مقدس جمال صمدیت مین توہم زوال اور قصور و نقصان
سے منزہ کمال احدیت مین تعلق امکان اور توسل حدثان سے نظم

ای گناہ آمرز عذر آموز من	سوختم صد رہ چہ خواہی سوز من
چون مرا ستم خطا کردم ببخش	بردل بیجان پر دردم ببخش

ملک العلام خداوند ذو الجلال والاکرام جل ذکرہ وعم برہ
نے انسان ضعیف البنیان کو ساری مخلوقات سے ممتاز فرمایا اور ہزارون عطیات
اور لاکھون عنایات سے سرفراز کیا تشریف خاص لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ
تَقْوِیْمٍ سے مفتخر اور تکریم عام وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ سے نامور فرمایا اور اوسی جنس نامی
اور نوع گرامی سے انبیا اور رسل مبعوث فرمائے تو سرگشتگان وادی شرک وضلالت
کو ہدایت فرمائین اور راہ توحید دکھا کر مشرک کو موحد اور موحد کو محقق بنائین اور اون

ستعدایان طریق نجات اور قافلہ سالاران دالذین اوتوا العلم درجات سے حضرت رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین مہر سپہر سیادت ماہ فلک سعادت سلطان تخت سروری پہلوان نخست پیغمبری نور چراغ بینش نوبر باغ آفرینش حبیب ثقلان احمد طبیب دردمندان غفلت چشم و چراغ عاشقان شمع جمع عارفان جلیس قدسیان انیس کروبیان شہسوار میدان ضمائر شہریار ایوان شفاعتی لاہل الکبائر سنبل بوستان شریعت و طریقت سنبلہ آسمان معرفت و حقیقت تالی آیت رحمت و الی خیر امت ثمرۂ شجرۂ خلت سرو جویبار محبت مرکز دائرہ وفا گوہر معدن صفا سرو بہترین بہترین انبیا چنبر محمد نیست در ہر دو سرا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ ہداۃ طریق الاہتداء وولاۃ سبیل الاقتداء کو مزید الفت اور اختصاص اور شرف عشق و محبت خاص سے مخصوص فرمایا اور مسترشدان راہ نجات اور مستطلعان انوار ذات کے لیے اتباع اوس سید السادات مسند السعادات کو اہم المہمات از قبیل فرائض و واجبات کے گردانی اور متبعین کو نوید محبوبی سنائی اور مصداق

مطلوبی ولالی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

فطوبی لقلب یخلو فی کدیہ		فیا ایہا الناس صلوا علیہ
ہو الّی روح فی کل جسم الانام		علیہ الصلوۃ وعلیہ السلام

مسلمانو جانو کہ محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب پر واجب ہے اور محبت عبارت ہے انجذاب خاطر بالذت یا کسی چیز کے بواسطہ اوسکے حسن ظاہر کے جیسے محبت خوبصورتوں اور خوش آوازوں کی یا بذریعہ حسن باطن کے جس طرح محبت علما اور صلحا اور فقرا کی یا دل کا مائل ہونا کسی کی طرف بباعث اوسکے احسان اور انعام کے اور حب اپنے محسن کے ساتھ انسان کی جبلی حالت ہے سو یہ سب امور بالتحقیق ثابت ہیں ذات اشرف المخلوقات و اسبق الموجودات علیہ افضل الصلوۃ و اکمل التحیات میں لیکن حسن و جمال صورت ظاہر و فضل و کمال اور اخلاق باطن آپکے سو وہ حیطۂ تحریر و تقریر سے کہیں بڑھکر ہیں ؎

ہر چہ در وصف کمالش بزبان آوروند		قطرہ دان کہ ز دریا بکران آوروند

ہیچ پیرے نشنیدست بصد عمر دراز	این خبرہا کہ ازان طرف جوان آوردند
حسن خلقش نگر و خوبے رو تا بینے	گر ملائک خبر از حور نشان آوردند
گویش آرا گہ پاست کہ از عالم قدس	گوئیا خلد برین را بجہان آوردند

اور احسان و انعام ہیں جو رافت اور رحمت اور شفقت اور تعلیم کتاب و حکمت اور ہدایت
صراط مستقیم کی اور بچانا آتش دوزخ سے اپنی امت کو جو کچھ ایسے واقع ہوا ہے اور شاید آخر
مین ہوگا زبان اوسکے شمہ بیان سے بھی قاصر ہے اور سب ایکطرف یہ کیا کم ہے کہ آپ ہمارے
وسیلہ ہدایت ہین اور داعی فلاح و کرامت اور شفیع و شاہد پیش پروردگار جل جلالہ جسکو
خود حق تعالے نے اپنے کلام پاک مین ہمکو سنایا ہے تو معلوم ہوا کہ آپ ہی مستوجب حقیقیہ
محبت کے ہین شرعًا اور جبلۃً اور چونکہ انسان کی فطری حالت ہر اپنے ایک درجے کے بھی
احسان کرنے والے یا ہلاکہ و مضرت سے چھوڑانے والے کے ساتھ محبت رکھنے کی تو
جسکے اتنی نعمتیں وابدی ابدی ملین اور بلیات سرمدی سے رہائی ہوئی اور ساتھ اسکے
وہ شخص جامع تمامہ انواع حسن و جمال اور حاوی جمیع اجناس فضل و کمال بھی ہے
اوس کی محبت کا واجب نہ ہونا کیسے ہو سکتا ہے بلکہ ع

		آن را کہ چنین جمال باشد
گر دل بہر فرشتہ ال باشد	و آنکس کہ چنین جمال بیند	عاشق نشود وبال باشد

اور اسی سبب سے شارع علیہ السلام نے محبت کو کمال ایمان فرمایا ہے جیسا حضرت انس سے
مروی ہے کہ آپنے فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَ
وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ مومن کامل نہیں ہوتا تم مین سے کوئی جب تک مین
دوست نہوں اوسکے نزدیک اوسکی جان و مال اور اولاد اور ماں باپ اور سارے آدمیوں سے
کیونکہ محبوبیت مطلقہ تو آپکے خصائص مین ہے اور اسی سے آپ ہر زمانے مین خلائق
بلکہ خود حضرت خالق کے محبوب رہے ہین خواجہ حسن بصری فرماتے ہین کہ جو آدمی آپکی
محبت سے بے بہرہ ہے وہ سوکھی لکڑ ایسے بھی بدتر ہے حضرات صوفیہ فرماتے ہین کہ پائی یا

ہوا پر مصلے بچھا کر نماز پڑھنا کچھ کمال نہین کہ پرند ہوا پر اور مچھلیان پانی مین خدا کی عبادت کرتی ہین پاہ الامتیاز انسان اور حیوانات مین محبت ہے اور اعظم منافع محبت منافع معنوی روحانی ہے محبوب کے ساتھ اگرچہ مفارقت جسمانی درمیان مین ہو حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہو گی آپ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے لیے تمنے کیا رکھہ چھوڑا ہی عرض کیا کچھہ نہین مگر مین اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہون فرمایا اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تو اوسکے ساتھہ ہے جسکو دوست رکھتا ہے بیضاوی اور ثعلبی اور صاحب لباب ابن ابی الدنیا سے نقل کرتے ہین کہ ثوبان جیا حضرت کے ایک روز حاضر حضور ہو فور السرور ہوئے رنگ ہوا اونکا متغیر اور آثار ملال کے چہرے سے ظاہر تھے آپنے پوچھا کیا تم کچھہ بیمار ہو یا کوئی درونی تمکو آزار ہے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی درد ہے اور نہ کسی طرح کی کوئی بیماری میرا حال یہ ہے کہ دم بھر جو مین آپکو نہین دیکھتا بیتاب ہو جاتا ہون حاضر ہو کر شرف دیدار سے مشرف ہو جاتا اور تسکین پاجاتا ہون اب اس دھڑکے مین ہون کہ کل قیامت کے دن اگر دوزخ مین گیا تو آپکو کیسے دیکھونگا اور اگر بہشت مین ہوا تو آپکا مقام ہم لوگون کے مقام سے کہین بلند ہوگا وہان کیونکر پہونچونگا اور یہ جمال مبارک کیسے دیکھونگا اور جب یہی نہین تو بہشت مین کیا لطف تب اونکی تسکین خاطر کے لیے حق تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا یعنے جو لوگ اللہ اور رسول کے مطیع ہین وہ قیامت کے دن اون گروہ باشکوہ کے ساتھہ ہونگے جنپر حق تعالے نے احسان فرمایا ہے وہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بندے ہین اور دوسری حدیث مین شان نزول اس آیت کے ایک اور مرد کے حال مین ہے جسکی بھی یہی داستان ہی ہر کیف محبوب کی

بشارت ہو کہ یہ قصہ اونکو وصل الٰہی کی خبر سناتا ہے جنگ احد مین جب شیطان پکارا الا ان
محمدا قد قتل خبر دار ہو شتاب محمد شہید ہوگئے یہ سنتے ہی صحابہ ایسے پریشان اور ازخود رفتہ
ہوگئے کہ آپس مین لڑنے لگے اور کتنے مسلمان مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے کہتے
ہین عبد اللہ بن زید انصاری اپنے باغ مین ہمیشہ خدمت کرتے تھے ناگاہ حضرت کی وفات کی خبر
پہنچی جناب باری مین دعا کی کہ الٰہی مین تیرے حبیب کے پاس سے ابھی آتا ہون مین نہین
چاہتا کہ اونکے قدم دیکھکر دوسرے کا منھہ دیکھون مجھے اندھا کر دے کہ میری نظر غیر پر نہ پڑے
اونکی دعا قبول ہوگئی اور بینائی جاتی رہی ایک عورت نے حضرت عایشہ صدیقہ سے
عرض کیا کہ مجھے زیارت حضرت کی قبر مبارک کی کروا دیجیے آپنے قبر کھولا دہ عورت اسقدر
بیتاب ہوئی کہ روتے روتے مر گئی ابن اسحاق کہتے ہین کہ انصار مین ایک عورت تھی
اوسکے شوہر اور باپ اور بھائی جنگ احد مین شہید ہوئے جب اوسے خبر پہنچی پوچھا حضرت
کا کیا حال ہے لوگون نے کہا بخیریت ہین کہا اب جو مصیبت ہے آسان ہے ایسے عشاق
شیدائی اور بہت سی حکایات ہین جو کتابون مین مرقوم ہین عموما صحابہ کرام کا یہ حال تھا
کہ جب آپسے باتین کرتے کہتے بابی انت وامی ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہون
اور بعد وفات جب آپکا ذکر شریف سنتے روتے اور کمال خشوع وخضوع سے اونکے بدن کانپنے لگتے

سے ہوا ثابت ہین یہ حال عادات صحابہ سے
کہ حضرت مصطفی کی حب الفت دین و ایمان ہے

ملی ہے اونکو دولت حب و عشق مصطفائی کی
زہے شان محبان حبیب رب رحمان ہے

غرض سے بھی چھوڑتے سے کہ سے بھی بچاتی ہے
رسول اللہ کی الفت سبھی دردونکا درمان ہے

ریاض حب محبوب خدا کا جو ہوا گلچین
اوسکے واسطے کافی بہار باغ رضوان ہے

مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ایوب سختیانی جب حضرت کا ذکر مبارک سنتے اسقدر
روتے کہ ہم اونپر رحم کرتے اور عبد الرحمن بن قاسم کا یہ حال ہوتا تھا کہ گویا اونکے بدن
کا خون کسینے نچوڑ لیا اور بات نکر سکتے تھے زہری ایسے بیہوش ہوجاتے کہ گویا ہم اونہین

اور وہ ہمین نہ پہچانتے اور تمنا و جب حدیث سنتے بے اختیار چیختے فی الواقع یہ لوگ مصداق
اوس حدیث شریف کے ہین جو مسلم مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اِنَّ مِنْ
اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ یعنی
بیشک میری امت مین بہت زیادہ محبت والے میرے وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے اون مین
بعضے ایسے ہونگے جو دوست رکھینگے کہ مجھکو دیکھین اہل و مال اپنا قربان کرکے یعنی آپکی امت مین
بعضے ایسے ہونگے جو آپکی زیارت کی تمنا مین جان و مال اور اہل و عیال فدا کرنیکو تیار رہینگے

جان و دل اوس شہ لولاک پہ قربان کیجے — اوسکے قدمون پہ تصدق یہ دل و جان کیجے
مال کیا چیز ہے اور جان کی حقیقت کیا ہے — لاکھ جان فرش رہ مقدم جانان کیجے
بچ گئے جنکی شفاعت کے سبب دوزخ سے — ایسے محسن کا ادا شکر کس عنوان کیجے
آہ جب دولت دیدار رہی ہمکو نہ ملی — کیون نہ اس عمر کو صرف غم ہجران کیجے
فطوبی لقلب یطوف لدیه — فَیَا اَیُّهَا النَّاسُ صَلُّوْا عَلَیْهِ
هَوَاهُ دَمٌ فِیْ کُلِّ جِسْمِ الْاَنَامِ — عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ

اے عاشقان محمدی علامات محبت بہت سی ہین عمدہ تر اور لوازم محبت سے کثرت ذکر شریف
ہے اور بعضون نے یہی معنی محبت کے لکھے ہین اور اوسکے بہت سے مراتب ہین مرتبہ اعلے
سعادت خدمت حدیث اور مطالعہ کتب علم سیر ہے اور فی الحقیقۃ اصحاب علم حدیث کو وہ نسبت
خاص اور معرفت مخصوص حضرت سے ہوتی ہے جو اورونکو نہین کیونکہ ہمیشہ ذکر حالات و صفات
شریف کا اونکے ورد جان رہتا ہے معرفت احوال و شناخت صفات یعنی اور تشخص ذات بابرکات
حضرت کی حاصل اور ہمیشہ تمثال جمال شریف اونکے منظور نظر اور نصب العین رہتی ہے اور
پیوند باطن آپکی صورت خیالیہ سے قوی اور مستقل ہو جاتا ہے اور جب نام مبارک مذکور ہوتا ہے
اوسکی لذت دل مین پاتے ہین اور عظمت ذات کی اپنے دل مین مشاہدہ کرتے تو گویا ہمیشہ
حاضر درگاہ عالی جاہ رہتے ہین اونکو اس باب مین مشارکت اور مشابہت حضرات صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ہے جو مطلع تھے آپکے احوال و اقوال و افعال سے اور مشغول
تھے مصاحبت اور مجالست اور مکالمت شریف سے صرف اتنا ہی فرق ہے کہ اونکو صحبت حضوری تھی
اور انکو حضوری معنوی اور یہی فائدہ ہے بقدر وقت زیارت قبر شریف اور حاضر تصور ہمیشہ کو اور
فی الواقع جسکے رات و دن ذکر شریف ہی مین اوقات بسر ہو تو آپ بھی گویا متخلق باخلاق
الٰہیہ ہین بحکم فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ اوسکو ضرور یاد فرمائینگے اور مسلمان کے لیے اس سے
بڑھکر اور کون سعادت ہوگی اور درود شریف کہ اقرب وسائل نبوی ہے یہی جزو اس علم شریف
کا ہے اور ذکر شریف ولادت باسعادت اور وقایع قبل و بعد اوسکے اور بیان اخلاق کریمہ
اور معجزات عظیمہ یہ بھی اسی مین شامل ہے ایسے وعظ کی مجلس کا قائم کرنا اور ذکر خیر مسلمانون کو
سنانا اور اوسکی مسرت کرنا اور بہ نیت خالصہ اطعام طعام اور تقسیم شیرینی کرنا استحباب سے خالی
نہین ہو سکتا بیشک موجب خوشنودی نبی کریم اور باعث حصول ثواب جزیل اور اجر جمیل ہے
خصوص ایسے زمانۂ پر آشوب مین کہ اکثر لوگ بسبب ضعف ایمان اور اغوای نفس و شیطان کے
نبوت اور معجزات ختم المرسلین مین شکوک و شبہات پیدا کرکے مسلمانون کو شاہراہ ایقان سے
بہکاتے ہین انعقاد بزم میلاد حضرت خیر العباد دین و ایمان کے ضرور امداد ہے اور اجازت
اس تذکیر و تذکار کی قرآن مجید سے بھی مستنبط ہوتی ہے چنانچہ خاتمۃ المفسرین و المحدثین
مولانا شاہ عبد العزیز تحت تفسیر کریمۂ عظیمہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ کے ارشاد فرماتے
ہین کہ یہ اشارہ ہے ساتھ مباحث نبوت اور ولایت اور اعتقادات صحیحہ اور اخلاق فاضلہ
صالحہ اور تواریخ انبیا اور تذکرہ اولیا اور مقالات و ملفوظات اونکی کے انتہی اور ظاہر ہے کہ
مولد شریف مین سوا ان امور کے خصوص تاریخ خیر الانبیا یعنی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اور تذکرہ اصحاب باوقار کہ بہترین تاریخ اور تذکار ہے اور کیا ہوتا ہے اس نظر سے مولانا
اسحاق وہو فی مائۃ المسائل مین تحت بحث عدم جواز تقرر روز عرس مشایخ یون افادہ
فرماتے ہین کہ قیاس اسکا مولد شریف پر صحیح نہین کیونکہ مولد شریف مین ذکر ولادت باسعادت

تشریف خیر البشر کا ہوتا ہے اور وہ موجب فرحت و سرور کا ہے اور شرع میں فرحت و سرور کے
لیے جو خالی ہو بدعات و منکرات سے جمع ہونا درست ہے اور حزن و سرور کے لیے جمع ہونا
ثابت نہیں اور فی الواقع کوئی خبر مثل فرحت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے نہیں انتہی اور حدیث میں ہے کہ آپنے فرمایا میں خدا کے نزدیک لکھا ہوا خاتم النبیین تھا
اور آدم ابھی پیدا بھی نہو سکے تھے اور میں خبر دیتا ہوں تمکو اپنی ابتدا سے کہ میں دعوت
ابراہیم ہون اور بشارت عیسیٰ اور رویا سے صادقہ اپنی والدہ ماجدہ کا جو انہوں نے
میرے ولادت کے وقت دیکھا تھا اور انکو ایک نور دکھلائی دیا تھا جس سے محل شام کے
نظر آئے رواہ فی شرح السنہ کذا فی المشکوۃ اس حدیث میں آپنے اپنی اولیت اور سابقیت
کا حال اور ولادت باسعادت کا ماجرا بالاجمال بیان فرمایا ہے جسکی تفصیل رسائل مولد
میں اور صحیح مسلم میں قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت سے کسی نے دوشنبے کے دن
روزے کی وجہ پوچھی آپنے فرمایا میں اسمیں پیدا کیا گیا اور اسمیں مجھپر وحی نازل ہوئی
پس معلوم ہوا کہ آپنے واسطے شکر اپنی ولادت کے روزہ رکھا ہے تو اگر اوس روز محفل
سرور کی جو خالی ہو مفاسد و شرور سے ترتیب دین کیونکر ممنوع ہو سکتی ہے مولانا جلال الدین
سیوطی مصباح الزجاجہ شرح سنن ابن ماجہ میں لکھتے ہیں کہ تحقیق بات یہ ہے کہ محفل
مولد شریف اگر منکرات شرعیہ سے خالی ہو تو منجملہ عمدہ باتوں کے ہے اور اسی طرح قیام
ہنگام ولادت بھی کہ افراد قیام تعظیمی سے ہے مرتبہ استحسان کو پہنچتا ہے ہدایہ میں لکھا ہے کہ
اعمال امصار حضرت امام اعظم اور صاحبین اور کل فقہا کے نزدیک معتبر ہیں تا وقتیکہ کوئی
مانع اونمین موجود نہو اور ظاہر ہے کہ تمام علمای حرمین اور اکثر علمای ہند نے استحسان
قیام کا فتوی دیا ہے پس اوسکا عمل بطریق اولی قابل ماننے اور عمل میں لانے کے ہے
وباللہ التوفیق اب حاضرین محفل مقدسہ کو چاہیے کہ ذکر شریف کمال خضوع اور خشوع
اور انکساری سے سنین اور آپکی تعظیم اور ہیبت دل میں رکھیں اور سکوت اختیار کرین

تحقیق کہتے ہین کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ جب آپکا ذکر کرے یا سُنے تو خضوع اور خشوع اور نہایت سکون سے بیٹھے اور آپکی ہیبت اور جلال مین رہے جیسا آپکی حضوری مین اگر ہوتا تو رہتا اور ادب کرے جیسا حق تعالی نے ادب سکھایا ہے عامر بن عبد اللہ ابن الزبیر کا یہ حال تھا کہ جب آپکا ذکر ہوتا تو اتنا روتے تھے کہ اونکی آنکھون مین تری نہ رہتی عبد الرحمن ابن مہدی جب حدیث پڑھتے تو لوگونکو حکم کرتے لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اور کہتے کہ وقت قرات حدیث کے سکوت واجب ہے جیسا وقت سننے کلام اللہ کے اور درود شریف مین مصروف رہنا اعلی اور اولی ہے ؎

انہمہ گفتیم و باقی فکر کن		فکر گر جامد بود رو ذکر کن
تطوف الی القلب یطوف لکدیہ		فیا ایہا الناس صلوا علیہ
ھو الروح فی کل جسم الانام		علیہ الصلوۃ و علیہ السلام

کیفیت ظہور نور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات مین جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب ارادۂ الٰہی ایجاد موجودات اور ابداع مخلوقات سے متعلق ہوا تو اللہ جل شانہ نے اپنی ہی ذات بے کیف وجہت سے ایک نور بصورت حضرت صلعم پیدا فرمایا اور اوسکی طرف متوجہ ہوکر ارشاد کیا اَنْتَ الْمُخْتَارُ الْمُنْتَخَبُ وَعِنْدَكَ مُسْتَوْدَعٌ نُوْرِيْ وَكُنُوْزُ هِدَايَتِيْ لَكَ اَبْسُطُ الْبَطْحَاءَ وَاَرْفَعُ السَّمَاءَ وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ یعنی تو مختار چنا ہوا ہے اور تیرے پاس میرا نور امانت ہے اور تیرے لیے رہنمائی کے خزانے ہین تیرے لیے بطحا کو کہ میدان مکہ کو کہتے ہین پھیلاتا ہون اور آسمانون کو بلند کرتا اور عذاب و ثواب اور بہشت و دوزخ بناتا ہون پھر ایک مدت کے بعد عالم بنایا اور زمانہ کھولا اور پانی نکالا اور کف کو جوش دیا اور عرش کو پانی پر رکھا اور زمین کو پھیلایا اور سب سے اپنی اطاعت قبول کرائی پھر فرشتے پیدا کیے اور توحید حق اور نبوت حضرت کا اقرار لیا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل وجود جسمانی بھی متصف بصفت نبوت تھے اور آپنے عالم ارواح مین بھی دعوت فرمائی ہے اور بعد وجود و ظہور جسمانی پھر عالم اجسام

ہین موصوف بہ نبوت ہوے اور اگرچہ نور محمدی اور ظہور احمدی اصل و منشا اور علت تامہ سب کا ہے
پر یہہ کچھ واجب نہین کہ تمام احکام و آثار فرع کے اصل مین بھی جاری ہون دیکھو یہی خاک
ہے کہ اوس سے سبزہ اور دانہ اور گوشت حیوانات وغیرہ یہہ سب چیزین پیدا ہوتی ہین اور
یہہ سب انسان کی غذا ہین اور وہی غذا پشت مین نطفہ ہوتی ہے اور مثانہ مین بول
اور عروق مین خون پس معلوم ہوا کہ ہر مقام مین خاک کے احکام جدیدہ ظاہر ہین اور
خاک جملہ آثار و احکام سے پاک ہے ایسی اور ہزارون صنعتین نکلتی ہین جنسے صاف یہہ امر
ثابت ہوتا ہے کہ آثار فرع کے اصل پر جاری نہین ہوتے اسیطرح حضرت کے نور کے مبدا کل
کائنات کے ہونے مین کوئی قباحت لازم نہین آتی اور جسطرح ربوبیت حضرت رب العزت
جل جلالہ کی عام ہے ویسے بعثت آپکی سوا انسان کے جنون اور فرشتون اور حیوانات اور
نباتات و جمادات سب کو عام ہے قال اللہ وما ارسلناک الا کافة للناس یعنی تمکو سب کی
طرف بھیجا ہے تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا پاک ہے وہ
شخص جسنے اپنے بندہ پر وہ چیز اوتاری جو فرق کرتی ہے درمیان سچے اور جھوٹے کے اسلیے کہ
وہ بندہ لوگونکو ڈرانے اور ظاہر ہے کہ عالمین مین ساری موجودات ارضی و سماوی داخل ہین
تکمیل الایمان مین ہے کہ بعثت ہمارے حضرت کی تمام اجزاے عالم اور ساری موجودات پر ہے اور
پتھرون کا سلام کرنا اور درختون کا سجدہ کرنا اور حیوانات کا آپکی رسالت کی گواہی دینا
اسی کی طرف اشارہ ہے اور اسی وجہ سے عموم رسالت آپکے خصائص ٹھہراے گئے چنانچہ
تفسیر مدارک مین ہے وعموم الرسالة من خصائصه صلعم مواہب لدنیہ مین علامہ سبکی سے
منقول ہے کہ عالم ماسواے اللہ کو کہتے ہین تو اس آیہ پاک مین عالمین عام ہے شامل ملائکہ کو بھی
پس جو شخص ملائکہ کے اس عموم سے نکلنے کا دعوی کرتا ہے اوسکے ذمہ اوسکا اثبات ہے

نطق بالقلب یطوف لدیہ
هو الروح فی کل جسم لاکاد

فیا ایها الناس صلوا علیه
علیه الصلاة وعلیه السلام

جب حضرت احدیت جلشانہ کو منظور ہوا کہ حضرت کے وجود باجود سے اس عالم ناسوت کو مشرف فرماوے تو آدم علیہ السلام کو پیدا کیا محدثین مفسرین روایت کرتے ہین کہ پہلے جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ایک مشت خاک تمام روے زمین سے لاؤ چنانچہ جبرئیل امین بحکم رب العالمین زمین پر آئے اور مٹھی بھر خاک لینے کی خواہش ظاہر کی زمین نے کمال تضرع سے عرض کیا کہ اے محرم وحی ربانی مین نے اگرچہ ایک مدت سے لگدکوب آفات ہوں مگر ایسا واقعہ کبھی نہین دیکھا فرماؤ تو سہی کہ اس سے مقصود کیا ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا مین خود مشرد ہون پر اتنا جانتا کہ حق تعالے کو تجھ سے ایک پتلا بنانا اور اوسکو اپنا نائب اور خلیفہ فرمانا منظور ہے اور وہ مکلف اور مرجع ثواب و عقاب کا ہوگا زمین نے گھبرا کر کہا مین نہین چاہتی کہ مجھ سے ایسا شخص بنایا جائے اور خدا سے پناہ مانگتی ہون جبرئیل علیہ السلام اسی پناہ بزرگ سنکر واپس گئے اور حق تعالے سے ساری کیفیت عرض کی تب حضرت میکائیل بھیجے گئے اونکو بھی اوسنے منت اور سماجت سے ٹالا حضرت اسرافیل آئے اونکو بھی تواضع اور مدارات سے روکا آخر عزرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تم جا کر ایک قبضہ خاک لاؤ اور بغیر لیے نہ پھرنا یہ باہیبت و جلال زمین کے پاس آئے وہ نہایت آہ و زاری اور خاکساری سے دست بستہ عرض کرتی رہی انھون نے ایک نہ سنی اور یہی کہے گئے کہ مین خدا کا حکم لایا ہون مجھے اپنے کام کو نہین آیا ہے نہین تو عدول حکمی ہے الغرض وہ چلاتی رہی حضرت عزرائیل نے قبضہ خاک لیلیا اور کچھ رحم نفرمایا اوسی دن سے عزرائیل علیہ السلام قابض ارواح مقرر ہوئے جب خاک آئی تو حق تعالے کی طرف سے ارشاد ہوا کہ اوس موضع پر جہان اب کعبہ بنا ہے اوسکو ڈالو چنانچہ وہین ایک ڈھیر لگادیا گیا اور ایک روایت مین ہے کہ خاک کو آسمان پر لے گئے اور دروازہ بہشت پر ڈھیر کیا پھر فرشتون کو حکم ہوا کہ اس خاک کو گلا یہ کرو اور سحاب کو ارشاد ہوا کہ چالیس روز تک اور ایک روایت مین چالیس برس تک اس خاک پر پانی برساؤ ابر نے بفرمان ایزدی اونتالیس ۳۹ روز دریاے اندوہ و تعب سے اور ایک روز

پھر شاہی نے شربت پانی لیکر رسایا آرسے سو	مے حکمت عجیب و صد ہا شو غریب تسبیت
شاہی نے پکسہ زمان تو چشم چار دوان ما	بعد ازان گلا پد کو شاہ کیا سمان پاک کہ

مثل ٹھیکری کے ہو گیا کہ حرکت دینے سے آواز نکلتی تھی قال اللہ خلق الانسان من صلصال
کالفخار پیدا کیا ہے آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جب گلا پد ایسا ہوا تو فرشتوں کو حکم ہوا کہ
ما بین مکہ و طائف وادی نعمان مین کہ عرفات سے ملا ہے ڈالدو پھر دست قدرت سے کمال
حکمت کے ساتھ دستکاری فرما کر اپنی ذات و صفات کاملہ کی نقاشی اور رنگ آمیزی سے
ایک تصویر دلپذیر بنائی نقل ہے کہ کوئی بھی مقربان درگاہ سے اسکا محرم نہوا کہ یہ کیا
بلکہ اکثر ملائکہ جو قالب آدم پر گذرتے تھے کہتے کہ یہ کیسی صورت عجیب و غریب ہے کہ پردہ
حکمت سے نکالتے ہین نہین معلوم ہے کیا اور بزبان حال آدم علیہ السلام ارشاد کرتے تھے
کہ اگرچہ تم مجکو نہین جانتے مگر مین تو تم کو جانتا ہون اتنا ٹھہرو کہ مین بالین خواب سے سر
اوٹھاؤن اور تمھارے نام تمکو بتاؤن صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث سے ثابت ہے کہ
حق تعالی نے آدم کو ببرکت ایداع امانت محمدی تمام اجزاء زمین سے پیدا کیا اسی سبب سے
بنی آدم رنگ مین مختلف ہوتے ہین ابن ابی حاتم اور ابن عساکر اپنی تاریخ مین حضرت
ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ خداوند تعالے نے حضرت آدم کو تمام اجزاء زمین سے
پیدا کیا یعنے شور و شیرین پس اگر اونکی اولاد مین جزو شیرین غالب ہوتا ہے تو وہ آخر کو
نیک بخت ہو جاتا ہے اگرچہ مان باپ اوسکے کافر ہون اور اگر شور غالب ہوتا ہے تو آخر کو
بدبخت ہو جاتا ہے اگرچہ ولی اور نبی کا لڑکا ہو اور وجہ تسمیہ آدم کی یہ ہے کہ قالب اونکا ادیم زمین
سے بنا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ رنگ آپکا گیہوان تھا اور لفظ آدم مشتق ہے ادمہ سے
یعنی گندم گون روایت ہے کہ ہنوز قالب آدم علیہ السلام کا کامل نہین ہوا تھا کہ شیطان
دیکھنے کو آیا مشاہدہ آب و رنگ سے عجب کدورت اوسکے دل مین پائی گئی آمادہ عجیب جوئی
ہوا پہلے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ یہ خاک کہان سے آئی ہے جبرئیل نے نشان اون

مقامات کا دیا شیطان اون مقامون پر گیا کہ شاید حقیقت حال سے مطلع ہون جہان
پونہچا غلغلۂ تسبیح اور ولولۂ تہلیل گرم پایا متحیر ہو کہنے لگا کہ یہ عجب ماجرا ہے باوجودیکہ ابھی
اجزاء آدم متفرق ہین اور حال یہ ہے اب ہیئت مجموعیہ کو دیکھا چاہیے کہ کیا کیا رنگ لاتے
چنانچہ ہمیشہ گرد قالب کے پہیرتا رہتا یہانتک کہ اعضاء شریف حضرت آدم علیہ السلام کے مرتب
ہو کے مرتبہ صلصال کو پہونچے شیطان نے چاہا کہ کچھ حال کا کھوج لگائے انگشت امتحان
اوس قالب پر رکھی چونکہ اوسکا پاک ہاتھ دست بیگانہ سے تھا قالب آدم علیہ السلام سے ایک
آواز نکلی یہ آواز سنکر خوش ہوا اور فرشتون سے کہنے لگا کچھ اندیشہ نکرنا چاہیے کیونکہ یہ ایک جسم
کاواک اور کھوکھلا ہے بغیر پُر ہوئے سیر نہو گا بلکہ سستی سے زمین پر گر پڑیگا اور جو سیر ہو جائیگا تو اعصاب
سُست ہو جاینگے اور حرکات مین کاہلی کریگا روایت صحیح مین ہے کہ فرشتون کو ارشاد ہوا
کہ تم قالب آدم مین گھس کر ملاحظہ کرو جب فرشتے چلے تو شیطان سب سے آگے چلا اور قالب آدم پر
پونہچا فرشتون نے بطریق سیران قالب کی زیارت کی مگر قلب مین نہ جا سکے اور یہ دروازۂ دہن
سے داخل ہوا اور گرد محلات جوارح اور اعضا کے قدم حیرت سے رہا اور دیدۂ عبرت سے
دیکھتا ہوا دل پر پونہچا آگے قدم نرکھہ سکا نہایت متحیر ہو کہنے لگا کہ اور تو سہل ہے مگر یہ
مقام مشکل ہے اور یا تو اندیشے خاسر اور تخیل دیگر دل سے پلٹ آیا جب باہر نکلا تو اوسکے
ہمراہیون نے پوچھا کہنے لگا اور تو سب خیریت ہے لیکن بائین طرف سینے کے ایک قصر وابستہ
مشحون باسرار نظر آیا ہر چند مین نے غور کیا لیکن اوسکی حقیقت سے آگاہ نہوا مجکو
اسی مقام سے خوف ہے دیکھیے ہمکو کیا معاملہ پڑیگا فرشتون نے کہا اگر مالک عالم ہمکو اسپر حاکم کریگا تو ہم کمال شفقت
اور عنایت اسکے حال پر کرینگے اور جو اسکو حاکم کریگا تو اطاعت اور فرمانبرداری کرینگے اور شیطان نے
اپنے دل مین کہا اگر مجکو اسپر مسلط کرینگے تو مین ہلاک کرونگا اور جو مجھپر حاکم ہوا تو اسکا کہا نمانونگا

فطوبى لقلب يطوف لديه	فيا ايها الناس صلوا عليه
مقام الرسول في جسم الانام	عليه الصلوة وعليه السلام

پھر جب قالب شریف آدم علیہ السلام نے لباس اختتام پہنا روح کو عالم امر سے حکم ہوا کہ اس جسم میں
در آ تب روح عالم نور سے آئی اور قالب کو تنگ و تاریک دیکھکر رکی رہی پھر حسب تحقیق بعضے
اہل تحقیق نور مبارک محمدی صلعم پیشانی یا پشت آدم مین رکھا گیا ہزار دیا اوس مسکن کا اوس کے
پر تو سے روشن ہوا اور روح فی الفور دماغ آدم مین داخل ہوئی سو برس تک پھرتی رہی چنانچہ
بطون دماغ نے تاثیر روح سے آگہی پائی اور رفتہ رفتہ ہر عضو مین سرایت کرتی رہی حق تعالے
نے برکت اوسی نور فیض معمور کے آدم علیہ السلام کو مسجود ملائک فرمایا تمام ملائکہ علوی و سفلی
سجدہ تحیۃ مین گر پڑے مگر ابلیس کہ بے پروہ مخالفت کرکے سجدہ سے منکر ہو گیا اور کہنے لگا اَنَا
خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ مین اوس سے بہتر ہون کہ مجکو تو نے آگ سے
بنایا اور اوسکو خاک سے مین مدت سے طاعت اور عبادت مین مشغول ہون سو مین ایسے
مخلوق کو جو ابھی رو برو خاک سے بنایا گیا اور ابتک کسی کام کا نہین ہوا ہے اور کوئی
جوہر بندگی محک امتحان مین نہین لایا ہرگز اطاعت نکرونگا کہ صریح خلاف حکمت ہے بلکہ بڑی
ناقدر دانی اور اتلاف خدمتگاری ہے حکم ہوا نکل یہان سے تجہپر پھٹکار ہے قیامت تک
اور پھر تو وہ عذاب ہوگا کہ پھٹکار کو بھی بھول جائیگا بالجملہ شیطان مردود ہوا اور سب فرشتے
آخر دن جمعہ کو حضرت آدم کو بہشت مین لے گئے آپنے ہر چند ہواے خوش اور فضاے دلکش
اور میوہ ہاے لطیف آمادہ پائے مگر تنہائی کی وحشت سے گھبرا گئے اور حیران و پریشان ہوکر
خدا سے آرزو کی کہ میرے جنس کا ایک جوڑا پیدا کر حق تعالے نے آپکے پہلو سے چپ سے حوا کو
پیدا کیا اوس حالت مین کہ آدم درمیان خواب اور بیداری کے تھے اسلیے کہ بہشت مین خواب
نہین ہے اور یہ بھی حکمت تھی کہ اگر آدم علیہ السلام جاگتے ہوتے تو پہلو کے چاک کرنے سے
اونکو دکھ پہنچتا اور حوا سے دشمنی ہو جاتی اور جو صرف نیند ہوتی تو حقیقت حوا سے ناواقف
رہتے اور مہربانی نکرتے اور یہ بھی اشارہ اس طرف ہے کہ اے آدم تیرا مقصود اور مطلوب تجھ ہی مین ہے
تو اپنے عالم وجود مین دیکھ کہ کل مطالب اسی وجود سے حاصل ہونگے اور تفسیر فتح العزیز مین ہے

کہ حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تنہا بیٹھے تھے اور حیوانات ارضی کو دیکھکر متوحش ہوتے تھے اور یہ آرزو کرتے کہ کوئی ہم جنس ہوتا تو اوسکی صحبت سے تنہائی کی وحشت رفع ہوتی اللہ تعالے نے یہ اونکی خواہش پوری کی اور دوسرے روز جمعہ کے دن حالت خواب اور بیداری میں فرشتوں نے بایان پہلو آدم کا پاک کرکے ایک عورت خوبصورت نکالی اور پہلو کو پھر اسطرح ملا دیا کہ کسی طرح تکلیف آپکو نہوئی جب آپ جاگے تو دیکھا پہلو مین ایک ہمجنس موجود ہے پوچھا تو کون ہے حق تعالے نے فرمایا یہ ہماری لونڈی ہے اسکا نام حوا ہے تیری وحشت دفع کرنیکے لیے پیدا کی گئی حضرت آدم نے ہاتھ لگانا چاہا ارشاد ہوا خبردار اے آدم بلا ادا کرنے مہر کے اسکو ہاتھ نہ لگانا عرض کی مہر اسکا کیا ہے حکم ہوا کہ محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود بھیج عرض کیا محمد کون ہین ارشاد ہوا خاتم سب پیغمبرونکے اگر اونکا پیدا کرنا منظور نہوتا تو اے آدم مین تجھکو پیدا نکرتا آدم علیہ السلام نے دس بار درود پڑھا اور فرشتے گواہ و شاہد ہوے اور عقد نکاح آدم کا حوا کے ساتھ منعقد ہوا

فطوبی لقلب تطوف لدیہ	فیا ایہا الناس صلوا علیہ
ھو الرحم فی کل جسم الانام	علیہ الصلوۃ وعلیہ السلام

نقل ہے کہ جب آدم علیہ السلام بارتکاب گناہ معاتب ہوے اور بہشت جاوید سے نکالے دنیا مین بھیجے گئے نہایت وحشت مین مبتلا تھے حضرت جبرئیل نے اذان کہی جب اشہد ان محمدا رسول اللہ پر پہونچے تو آپکو اس نام سے انس پیدا ہوا اور وحشت دفع ہوئی حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام بہشت کو یاد فرماتے بیہوش ہوجاتے اور گر پڑتے تھے اور آپ بہشت و مافیہا کے واسطے نہین روتے تھے بلکہ یہ رونا خداوند بہشت کے فراق کا تھا پھر جب فکر توبہ ہوئی تو اسی خوض مین دو سو برس روتے گزرے ایک دن اپنا ہاتھ ماتھے پر رکھے ہوے سر زانو پر جھکائے ہوے بیٹھے تھے کہ دفعۃً حضرت جبرئیل تشریف لائے اور حضرت آدم کے رونے سے متاثر ہوے یہانتک کہ اونکو بھی رونا آگیا تب پوچھا ای آدم اسقدر

رونا کس واسطے ہے فرمایا اے جبرئیل کیسے نہ روؤن خداوند تعالی نے میری شامت عمل سے مرتبہ اعلے
میرے قیام کا کہ آسمان اور بہشت تھا لیلیا اور تخت الثری مین ڈالدیا اور مقام قرب سے محل فنا
مین پھینکا یا اے جبرئیل اگر شداید اون مصائب کے گنون تو گن نہین سکتا تب حضرت جبرئیل نے
حضرت رب العزت سے یہ حال عرض کیا ارشاد ہوا آدم سے جا کر کہو اے آدم میری نعمتونکو
یاد کر کہ مین نے تجھکو اپنے ہاتھہ سے بنایا اور تیرے قالب خاکی مین اپنی روح پھونکی تیرے فرشتون کو
جو میرے خاص بندے تھے تیرے سجدہ کا حکم دیا تو نے ان نعمتون کی قدر نہ جانی اور میرے
حکم سے نافرمان ہوا حضرت آدم نے عرض کیا اے پروردگار بیشک مجھ سے قصور ہوا لیکن
اسپر مجھکو ندامت ہے اور تیری رحمت تیرے غضب پر سبقت رکھتی ہے حکم پونہچا فی الحقیقت
میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے اسی سبب سے جب مین نے تیری آواز تضرع
اور زاری کی سنی تو مجھکو رحم آیا اور مین نے تیری تقصیر معاف فرمائی اب ان کلمات کو
زبان پر لا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ رَبِّ اِنِّیْ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَتُبْ
عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور طبرانی معجم صغیر مین اور حاکم اور ابو نعیم اور بیہقی نے حضرت عمر
سے روایت کی ہے کہ حضرت صلعم فرماتے تھے کہ جب حضرت آدم مرتکب گناہ ہوکر معاتب ہوے
تو قبول توبہ مین حیران تھے اونکو یاد آیا کہ مجھکو حق تعالے نے جب پیدا کیا تھا اور روح اپنی
مجھ مین پھونکی تھی تب مین نے سر اوٹھا کر دیکھا تھا تو ساق عرش پر لکھا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس سے مین نے جانا کہ کیسی قدر او منزلت اللہ کے نزدیک انکی برابر نہین
کیونکہ اونکے نام کو اپنے نام کے برابر لکھا ہے اب تدبیر یہ ہے کہ بحق اس شخص کے سوال مغفرت
کرون سو یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ حق تعالی نے بخش دیا
اور وحی بھیجی کہ تو نے محمد کو کیونکر جانا آدم نے سارا قصہ عرض کیا حکم ہوا اے آدم یہ پیغمبر
آخر الزمان ہے اور تیری اولاد مین سے ہوگا اگر اسکی پیدایش مجھکو منظور نہوتی تو تجھکو نہ پیدا
کرتا اور قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی کہ جو کوئی تیری اولاد سے محمد صلی اللہ علیہ

وسیلہ کا وسیلہ کریگا اوسکے سبب گناہ بخشدونگا اور مرادین اوسکی پوری کرونگا ۵

نزول فضل باری رحمت حق کیون نہو اوسپر | وسیلہ رحمۃ للعالمین کا جو اوٹھاتا ہے

اہل تحقیق فرماتے ہین کہ توبہ آدم علیہ السلام کی تین باتون سے قبول ہوئی حیا اور بکا اور دعا سو حیا کا یہ مرتبہ تھا کہ تین سو برس حضرت آدم نے شرم کے مارے آسمان کی طرف نہین دیکھا اور بکا وزاری ایسا کہ اگر تمام دنیا والون کا رونا جمع کرکے ایک پلہ ترازو مین رکھین اور دوسرے مین گریہ آدم تو گریہ آپ ہی کا ثقیل ہوگا رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور دعا کی کیفیت تو بیان ہی کی گئی مسلمانو تم کو اس قصہ حضرت آدم سے عبرت لینا چاہیے کہ ایک زلت مین آپ ایسے اولوالعزم پیغمبر یون ماخوذ ہوئے تم جو ہزارات گناہون مین مبتلا ہو دیکھیے تمھارا کیا حال ہو خدا سے ڈرو اور توفیق چاہو کہ تم کو گناہون صغیرہ اور کبیرہ سے بچاوے

فطوبیٰ لقلبٍ تعلّق بہ | یا ایہا الناس صلوا علیہ
ھو اللہ ثم فکل سواہ لانام | علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

تفسیر معالم التنزیل مین ہے کہ دستور الٰہی یون قرار پایا کہ حضرت حوا کے ہر حمل مین ایک بیٹا ایک بیٹی توام پیدا ہونی شروع ہوئی مگر حضرت شیث جد امجد ہمارے حضرت کے تن تنہا پیدا ہوئے غیرت الٰہی نے چاہا کہ نور سے حبیب کا مشترک درمیان اپنے اور غیر کے ہو بلکہ یہی چاہا کہ مضمون آیت کے پرتو ذات وحدہ لاشریک لہ کے ہونے کا بخوبی عکس ہو جاوے

اوراسی جگہ سے کہتے ہین کہ حضرت کو سایہ نتھا | خود سایہ تھا اسو جسے رکھتا تھا سایہ ۵
سایہ تھا خدا کا قد دلجوے محمد | حضرت شیث علیہ السلام بہ برکت تشریف

نور محمدی اجود اور احسن اولاد اور راشد حضرت آدم علیہ السلام کے ہوئے اور آپ اونکو کل اولاد سے زیادہ چاہتے تھے حق تعالے نے اونکو باپ کے سامنے صاحب اولاد کیا نقل ہے کہ حضرت آدم نے وقت انتقال کے شیث علیہ السلام کو دو وصیتین کین اول یہ کہ جب ذکر کرنا اللہ کا تو محمد کو بھی یاد کرنا کہ مین نے اونکا نام جنت کے مکانون او فرشتون

کی پیشانیون اور حورونکی آنکھون پر لکھا ہوا دیکھا ہی اور فرشتے ہر وقت محمد پر درود پڑھتے ہین
دوسرے یہ کہ طہارت سے سو ہیبو نور محمدی کو رحمون پاک مین حضرت شیث علیہ السلام نے بہی اپنے
آخر وقت اپنے بیٹے انوش کو بہی وصیت فرمائی اور وہ نور پاک شاد و نوناک بطن و رحم بہ رحم
پشتون پاک سے منتقل ہوتا ہوا عبد المطلب تک آیا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن
ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک
بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہانتک
تو سب نام اتفاقی ہین اور آگے کے نامون مین اختلاف ہی حضرت عمر فرماتے ہین کہ مین
عدنان تک پہونچکر سکوت کرتا ہون کہ اس سے زائد نہین جانتا مگر اہل سیر متفق ہین کہ
حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام آپکے اجداد مین ہین حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم سے میرے والدین تک میرے سلسلہ
نسب مین ہرگز سفاح جاہلیت کا لگاؤ نہین القصہ عبد المطلب کو جب نور مبارک نبوی پہونچا
اور انہون نے اس فضل کو پایا اوسی نور کی برکت سے یہ مکے کے سردار ہوگئے تمام مکہ والے
اونکی کمال تعظیم اور تکریم کرتے تھے اور ہر وقت اونکے بدن سے مشک اذفر کی خوشبو آتی تھی
اور ہمیشہ اونکی پیشانی مین وہ نور مبارک چمکتا رہتا جب لوگونکو کوئی مشکل پیش آتی یا قحط
ہوتا تو اونکو پہاڑ پر لیجا کر دعا کرتے نور محمدی کی برکت سے وہ مشکل آسان ہوجاتی اور قحط
دور ہوتا نقل ہی کہ جب ابرہہ ہاتھیونکا لشکر لیکر کعبہ شریفہ کو ڈھانے آیا عبد المطلب نے
قوم قریش کو بلا کر کہا کہ ہرگز تم نہ ڈرو اس گھر کا مالک بڑا زبردست ہی وہ آپ اسکو بچائیگا ہم
اسکے نگہبان نہین بلکہ ہم سب اسکی پناہ مین ہین اور یہ کہکر سب قوم کو لیکر سوار ہوگئے
نور محمدی کا دائرہ آپکی پیشانی پر مثل ہلال کے روشن ہوا اور وہ روشنی ایسی تیز ہوئی کہ
اوسکی پرتو بیت اللہ پر مثل چراغ کے پڑتی تھی عبد المطلب نے اوس نور کو دیکھکر کہا اے
قوم پلٹ چلو بیشک اب فتح ہمین کو ہوگی سب اپنے اپنے گھر چلے گئے ابرہہ نے ایسا

آدمی بھیجا کہ تو مکہ جا کر لوگونکو میری طرف سے ڈرا جب وہ شخص مکہ مین آیا عبد المطلب کے چہرہ
دیکھتے بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور ایسا چلانے لگا جیسے ذبح کے وقت گائے چلاتی ہے
جب ہوش مین ہوا عبد المطلب کو سجدہ کیا اور کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تم سردار قریش ہو
اور ایک روایت مین ہے کہ جب عبد المطلب ابرہہ پاس آئے اوسنے وہ ہاتھی سفید جو بیت اللہ
شریف کے ڈھانے کو لایا تھا بلوایا ہاتھی نے عبد المطلب کے اوپر نظر کرکے اونکو سجدہ کیا اور
حقتعالی نے اوسے گویائی دی ہاتھی نے کہا سلام اوس نور پر جو تیری پشت مین ہے اے
عبد المطلب ور ہر چند اوسکے سر مین بہت مارا مگر وہ اوٹھا ہی نہین پھر حق تعالی نے ابابیلونکو
دریا [illegible] بھیجا ہر ایک پاس ایک کنکری چونچ اور ایک ایک پیرون مین مسور کی برابر دانے تھے
جسکے وہ کنکری پڑتی فوراً ٹھنڈا ہو جاتا اور ابرہہ کے بدن مین ایک درد پیدا ہوا اور انگلیان
اوسکی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئین اونسے پیپ اور خون جاری ہوا اور اوسکے دل تک خبر لی
کہ سب شق ہو گیا فَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ کذا فی مدارج النبوۃ مسلمانو جب نور نبوی نے
عبد المطلب کو اس رتبہ پر پونہچایا اور مکہ معظمہ کو اوس بادشاہ ظالم کے شر سے محفوظ رکھا
اگر تمھارے ظاہر و باطن مین بھی نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے کل قیامت کو تمھین
آتش دوزخ سے کیسے نہ بچانے اور اعزاز اکرام کے ساتھ بہشت مین کیونکر نہ پونہچانے لگا
ابن جوزی نے لکھا ہے کہ قبل پیدا ہونے عبد اللہ کے ایک روز عبد المطلب نے خواب
مین دیکھا کہ میری پشت سے ایک زنجیر نورانی نکلی ہے کہ اوسمین چار طرفین ہین ایک
طرف آسمان کی جانب چلی گئی ہے اور دوسری طرف زمین کو اور تیسری پورب چوتھی
پچھم اور اوس زنجیر پر یکسان تابش نور سے نگاہ نہ پڑتی تھی پھر وہ بڑھکر ایک درخت
سرسبز و شاداب ہو گئی اور اوسمین ہر طرح کے میوے لگے اوسکے سایہ مین دو شخص با ہیبت
کشیدہ قامت کھڑے ہین مین نے اونسے پوچھا تم کون ہو ایک نے کہا ہم نوح نبی اللہ ہین
دوسرے نے کہا ہم ابراہیم خلیل اللہ ہین ہم آئے ہین کہ اس درخت کے سایہ مین آرام کرین

اور خوشخبری ہو تمکو اے عبد المطلب اس خواب سے پھر مین خواب سے اوٹھکر ترسان اور لرزان باہر گیا اور کاہنون سے تعبیر پوچھی کاہنون نے کہا اے عبد المطلب تیری پشت سے ایسا شخص پیدا ہو گا جسپر تمام آسمان اور زمین والے ایمان لاوینگے اور باعث رحمت ایک قوم کا اور موجب خرابی دوسری قوم کا ہو گا مدارج النبوۃ مین کعب احبار سے منقول ہے کہ عبد المطلب ایک دن خانہ کعبہ مین ایک مقام پر سوتے تھے جگے تو کیا دیکھتے ہین کہ آنکھون مین سرمہ لگا بالون مین تیل پڑا اچھے کپڑے پہنے ہوے ہین حیران کہ یہ کپڑے کہان سے آئے اور کسنے مجھکو پہنائے اونکے باپ نے بزرگون پاس لیجا کر حال بیان کیا اونھون نے خبر دی کہ حق تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اب انکی شادی کر دو چنانچہ اونکے باپ نے اونکا نکاح ایک عورت سے کر دیا اوس سے حارث اونکا بڑا بیٹا پیدا ہوا پھر وہ عورت مر گئی اوسکے بعد اونھون نے نکاح کیا فاطمہ بنت عمر بن عائذ سے اوس سے عبد اللہ والد ماجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے عبد المطلب سمجھے کہ یہ خواب والا دہی ہے لیکن چونکہ پوتا حکم بیٹے کا رکھتا ہے اوس خواب کا ظہور پشت عبد اللہ سے ہوا

نطقوا بقلب تطوف لدیہ	فیا ایھا الناس صلوا علیہ
فھو الدوم فی کل جسم الانام	علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

اہل سیر لکھتے ہین کہ جس رات کو عبد اللہ پیدا ہوئے اہل کتاب نے شام مین ایک دوسرے کو خبر دی کہ آجکی رات پدر پیغمبر آخر الزمان مکے مین پیدا ہوئے اور علامتون سے بھی دریافت کیا جب سب متفق اونکی پیدائش پر ہوئے تو سبھون نے اونکی عداوت پر کمر باندھی اور دربے اونکے قتل کے ہوئے اور کئی بار اسی ارادہ فاسد سے مکے کے گرد آئے حق تعالیٰ نے برکت نور محمدی عبد اللہ کو اونکی شرون سے محفوظ رکھا اور عبد اللہ کی تربیت اور حفاظت ہر طرح کی عالم غیب سے ہوتی رہی ایک روز عبد اللہ نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ جب مین بطحاء مکہ کیطرف جاتا ہون تو ایک نور مجھ سے جدا ہو کر دو ٹکڑے ہو جاتا ہے آدھا

مشرق کی طرف شاداب آدھا مغرب کی جانب چلا جاتا ہے بعد اوسکے مشرق و مغرب مین وہ نور گول ہوکر ابر کی
طرح مجھپر سایہ کرتا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ دروازے آسمان کے کھل جاتے ہین اور وہ نور آسمان سے
جاکر فوراً واپس آتا ہے اور پھر میری پیٹھ مین رہتا ہے اور جب مین بیٹھتا ہون تو اوس سے آواز
آتی ہے کہ اے وہ شخص کہ نور محمدی تیری پشت مین ہے تجھپر سلام اور جب درخت خشک سے تکیہ
لگاتا ہون وہ سرسبز ہوکر مجھپر سایہ کرتا ہے اور جب اوس سے جدا ہوتا ہون تو وہ پھر بحال خود ہو جاتا
عبدالمطلب نے کہا کہ اے عبداللہ بشارت ہو تجھے کہ تیری پیٹھ سے سید رسل ہادی سبل پیدا ہوگا مین نے
بھی اسیطرح کے خواب دیکھے ہین اور آثار و علامات مشاہدہ کرتا ہون لکھا ہے کہ عبداللہ صغر سن سے مظہر
کمالات اور متصف بکمال صفات تھے اور جب جوان ہوے تو حسن صورت اور صفائی سیرت
اور کمال حسب اور لطف گفتار اور حسن کردار اور مکارم اخلاق اور محاسن اشفاق اور شمائل مطبوع
اور حرکات موزون مین جوانان قریش سے ممتاز ہوے نور کوکبہ محمدی اونکی طلعت زیبا سے
ظاہر اور شعاع آفتاب احمدی اونکے چہرہ دلفروز سے باہر زنان قریش فریفتہ اونکی حسن و جمال
کی ہوئین اور ہر ایک ہر ناز و انداز سے چاہتی کہ اونکو اپنے جال مین پھانسے مگر حق تعالے
اونکا حافظ اور نگہبان رہتا کہین ادھر اودھر بھٹکنے نہ دیتا وہب ابن عبد مناف نے اس کرامت
سے آگاہی پاکر اپنی بیٹی آمنہ خاتون کو کہ حسن صورت اور پاکیزگی سیرت مین زنان قریش
سے ممتاز تھین عبداللہ کے نکاح مین دیا اور حق تعالی نے یہ عطیہ بزرگ اونکو کرامت
فرمائی نقل ہے کہ عبداللہ ایک روز کسی کام کو جاتے تھے راستہ مین ام قتال ورقہ ابن
نوفل کی بہن سے کہ جمال و کمال مین یگانہ روزگار تھی اور کتابین آسمانی پڑھی ہوئی ملاقات
ہوئی اوسنے جو چہرہ عبداللہ پر نگاہ کی نور محمدی اونکے چہرہ دلفروز پر چمکتا دیکھا فریفتہ ہوگئی اور اپنے
آپکو اونپر پیش کیا اور بروایتی قتیلہ اور بروایتی فاطمہ شامیہ یا مرہ خثعمیہ اور ایک روایت مین
لیلیٰ عدویہ تھی جسنے اپنے آپکو عبداللہ پر پیش کیا اور بتطبیق ان روایات کی یہ ہے کہ
ان سب متعدد عورتون نے خواہش کی تھی ہر ایک راوی نے جو اوسکو پہنچا روایت کی [illegible]

عورت بولی کہ سو اونٹ جو تیرے خون بہا مین دیے گئے ہین مین دونگی اگر تو میرا کہا مانے اور میرے ساتھ موافقت کرے

جان بفدات سلیم تو کہ ازان من شوی | مردہ تن چون من ببین کوش کہ جان من شوی
کفتی آزان تو شوم اسکے بفدات جان من | من بفدای غم شوم تا تو ازان من شوی

عبد اللہ حیلہ وحوالہ کرکے ٹل آئے اور گھر مین آکر اپنی بیوی سے ہمبستر ہوئے اور وہ نور جسکی
چوٹ سے شیشہ دل عورتونکا چور چور تھا آمنہ کے پیٹ مین آیا عبد اللہ کو اوس عورت کا کہنا
یاد آیا صبح کو اوٹھکر اوس عورت کے پاس گئے اور کہا کچھ تجھکو اوس بات کا خیال ہے اوسنے جو
پیشانی عبد اللہ پر نگاہ کی اور وہ نور چمکتا نہ دیکھا بولی جا مین بدکار نہین ہون مین نے نور
محمدی تیری پیشانی مین چمکتا دیکھا تھا اور یہ جانتی تھی کہ

ہرچہ بیگانہ و خویش وشید | جملہ درین راہ طفیلے وشید
خط فلک خط ایوان اوست | گوی زمین در خم چوگان اوست

سو چاہتی تھی کہ جسطرح ہو اوسکو اپنے پیٹ مین لیلون مگر خدا نے بچایا اور جہان مقدر کیا تھا
وہین پہنچایا اب مجھکو تجھ سے کچھ مطلب نہین ہے عبد اللہ سچ بتا تو کس عورت کے ساتھ سویا
عبد اللہ نے حال کہا اوسنے کہا اے عبد اللہ خبر کر اپنی بی بی کو کہ تو نے اپنے پیٹ مین
اوٹھایا ہے بہترین اہل زمین کو اوسکی محافظت کرنا ضرور ہے روایت ہے کہ جس رات کو آفتاب
سپہر رسالت کا برج حمل مین آیا صبح کو اوسکی سارے بت روی زمین کے منہ کے بل گر پڑے
اور شیاطین آسمان کے جانے سے بند کیے گئے بادشاہونکے تخت اولٹ گئے ملائکہ کو حضرت احدیت
سے ارشاد ہوا کہ آج تمام عالم کو نور محبوب سے منور کرو چنانچہ کوئی گھر نہ تھا جو نورانی نہوا ابو نعیم
نے حضرت عباس سے روایت کی ہے کہ اوس رات مین اہل قریش کے چار پائے گویا ہوے اور خوشی
مین پکار پکار کر کہا کہ قسم ہے پروردگار کی کہ آمنہ کے پیٹ مین خدا کا رسول ہے تمام دنیا کا امام
اور سارے خاندانون کا چراغ اور فرشتون کو حکم ہوا کہ تمام عالم کو منور کرین رضوان دروازے
بہشت کے کھول کر مشام جبروت اور لاہوت کو معطر کرے مالک آجکی رات دوزخ کو ٹھنڈی
کرے ابلیس چالیس روز تک جبل بوقبیس پر بحالت اضطراب واویلا کرتا رہا ایک فرشتے نے

اوسکو دریا مین غوطہ دیا منہہ اوسکا کالا ہو گیا اوسکی ذریت نے سبب پوچھا بولا کہ خرابی ہوئی
ہماری اور تمھاری جو کبھی نہین ہوئی تھی آجکی رات رحم آمنہ مین نور پیغمبر آخر الزمان آیا ہے اوسکے
باعث سے عبادت لات اور منات اور عزیٰ اور ہبل کی بالکل موقوف ہوجاویگی اور یہ مورتین
توڑی جاوینگی تمام دین منسوخ ہوجاوینگے شرک و کفر زناکاری قماربازی شرابخواری کو منع کریگا جو
نہ مانیگا اوسے سزا دیگا اور ہماری آمد و رفت آسمان پر بند ہوگی جب ارادہ کرینگے فرشتے انگارے
پھینکینگے تمام روی زمین مسجد ہوکر عبادت حق سے آباد ہوگی فعال نیک کا رواج روز بروز کمال اور ہماری باتونکا رواج زوال ہوگا

نطق بی لقلب نطقت لہ بیہ
ھو الذی ... فی کل جسو الانام

فیا ایہا الناس صلوا علیہ
علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

روایت صحیحہ مین ہے کہ حضرت نو مہینے پورے اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ مین رہے اور جیسے
عورتونکی عادت ہے کہ حمل کے دنونمین بدمزگی طبیعت اور ناخوشی خاطر رہا کرتی ہے سو آپکی
والدہ ماجدہ کو اس قسم کے عوارض سے کوئی بھی عارضہ نتھا بلکہ وہ فرماتی تھین کہ حمل کے
دنونمین مجھے یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مین حمل سے ہون ایک رات مین کچھ سوتی اور کچھ جاگتی تھی
کہ ایک آواز میرے کان مین آئی کہ تو حمل سے ہے اور تیرے پیٹ مین بہترین خلائق ہے
اوس وقت سے مین نے جانا کہ حمل سے ہون اور مدت حمل تک ہر مہینے آسمان سے یہ آواز
آتی تھی کہ اے آمنہ تجھے مبارک ہو کہ ابوالقاسم کے ظہور کا دن آپہنچا مواہب لدنیہ مین لکھا ہے
کہ آمنہ نے ایام حمل مین خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے اَنْتِ حَامِلَۃٌ بِسَیِّدِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ
فَاِذَا وَضَعْتِ فَسَمِّیْہِ مُحَمَّدًا تو حاملہ ہے سردار اس امت سے جب پیدا ہو محمد نام رکھیو اور خود
حق تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین آپکو اسی نام سے چار جگہ یاد فرمایا ہے جیسا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اور کتب سابقہ اور السنہ انبیاء گذشتہ مین بھی یہی اسم شریف بشیر تھا تحقیق محدثین
اہل سیر کی یہ ہے کہ آمنہ شب تولد آنحضرت تنہا تھین اسیوجہ سے جب آثار وضع حمل کے ہوے

تو ترسان اور ہراسان ہوئین اور گھبرا کر خدا کی جناب مین رجوع کی کہ کاش اس وقت بیبیان عبد مناف کی میرے پاس ہوتین کہ اس تنہائی مین میرا دل بہلاتین ناگاہ غیب سے ایک جماعت عورتونکی ظاہر ہوئی اور سب نے کہا ہم حوریں ہیں اے آمنہ خدا نے ہمکو تمھاری حفاظت کے واسطے بھیجا ہے اور ہم سب تمپر قربان ہیں اور جب وقت پیدائش قریب آیا تو آوازیں وحشتناک میرے کان مین آنے لگین اور مجھے ڈر اور وحشت شروع ہوا ناگاہ ایک مرغ سفید نے آکر اپنے بازو میرے سینہ پر ملے وہ خوف اور ڈر سب جاتا رہا پھر وہی بصورت ایک جوان خوبصورت کے ہوگیا اور اسکے ہاتھ مین ایک پیالہ شراب طہور کا تھا میرے روبرو رکھا اور کہا اے آمنہ اسکو پی مین نے پیا خوب پیٹ بھر کر پی مین نے پیٹ بھر کر پیا پھر اوسنے میرے پیٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اوسکو مس کرنے لگا اور کہنے لگا

رونق افزا ہو تو اے عالی جناب
رونق افزا ہو تو اے نور الہدیٰ
دستگیر مستمندان آیئے
آیئے اے جان جہان اب آیئے
ہے زبان پر خلق کی یہ التجا
چار سو برپا ہوا شور نشور
سہ بہ دستی زپا افتادگان را
تو او خشک لب پر خاک آہم
تو آخر رحمۃ للعالمینے

رونق افزا ہو تو اے شاہ عرب
رونق افزا ہو تو اے گردون جناب
رونق افزا ہو رسول انس و جان
چارہ ساز دردمندان آیئے
رونق افزا ہو تو اے شان خدا
آیئے اے خواجہ ہر دو سرا
جان بلب ہین عاشقان خستہ جان
لیکن دلداری دلدادگان را
تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہی
ز حیوان بر اتنا فعل نشینے

رونق افزا ہو تو اے ماہ عرب
رونق افزا ہو تو اے بدر الدجیٰ
رونق افزا ہو شفیع عاصیان
منتظر ہے اک جہان اب آیئے
رونق افزا ہو محمد مصطفیٰ
ہے فزون اسد رجا اب شوق حضور
اور یہ اشعار ہین ورد زبان
اگرچہ غرق دریای گناہیم
کنی بر حال لب خشکان نگاہی

پس بارھوین ربیع الاول کو دوشنبے کے دن طلوع صبح صادق کے بعد مستقبل قبلہ دونون ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی طرف اوٹھائی ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا ہوکر تمام عالم کو اپنے جمال باکمال سے روشن فرمایا

غزل

مقتدای دو جہان پیدا ہوی
تاج فرق عرش شان پیدا ہوی
مہر اوج لامکان پیدا ہوے

گوہر کنز نہان پیدا ہوے
نہاے انس و جان پیدا ہوے
آج فخر مرسلان پیدا ہوے
ہو گنہگارون کو جشن عید آج
وہ بہار بے خزان پیدا ہوے
قالب مشتاق مین جان آگئی
سرور عرش آستان پیدا ہوے

سلام

السلام اے تاجدار با وفا
السلام اے مخزن اسرار دین
اے جلاے روح ایمان السلام
السلام اے بحر حکمت السلام
السلام اے ظل ذات کبریا
السلام اے خضر راہ معرفت
السلام ای والی مولای من
سائل بے مایہ ہون مفلس گدا
آپکو حق نے بنایا آفتاب
ظلمت عصیان سے مین اندوہنا
دردمند عشق ہون درمان ہین آپ
آپ خیر الخلق اصل کائنات
ہر کسی کو دور ماند از اصل خویش

عمدۂ بزم قدسیان پیدا ہوے
جان فزاے عاشقان پیدا ہوے
رحمۃ للعالمین ہے جنکا نام
وہ شفیع عاصیان پیدا ہوے
جاگ اوٹھے ہین آج جنکے نصیب
وہ مسیحای زمان پیدا ہوے
بیکسی پر ہو نہ کیونکر ہمکو ناز
السلام اے مصطفےٰ او مجتبےٰ
السلام اے نائب پروردگار
اے سراپا صنعت حق السلام
اے ضیاے چشم عرفان السلام
السلام اے حب تو ایمان من
السلام اے بدر دین نور الہدے
اے طبیب دردمندان السلام
السلام ای مالک و آقای من
مین کہون کس سے بھلا درد نہان
مین ہون مثل ذرہ ناچیز و خراب
آپ شمع دین ہین مین پروانہ ہون
قالب بیجان ہون میری جان ہین آپ
سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق
باز جوید روزگار وصل خویش

خاتم پیغمبران پیدا ہوے
مرحبا صد مرحبا صل علی
وہ شفیق و مہربان پیدا ہوے
فرط شادی سے ہے عالم باغ باغ
زیب گلزار جہان پیدا ہوے
ہو زمین کیونکر نہ رشک آسمان
دستگیر بیکسان پیدا ہوے
السلام اے جلوہ نور خدا
السلام اے مظہر انوار دین
اے مجسم رحمت حق السلام
السلام اے ابر رحمت السلام
السلام اے رونق قرآن مبین
السلام اے نوح بحر معصیت
اے حبیب مونس جان السلام
السلام اے صاحب فیض و سخا
آپکا کہلاتا ہون جاؤن کہان
نور رب العالمین ہے ذات پاک
آپ گل ہین بلبل دیوانہ ہون
مین گرفتار جہان بے ثبات
تا بگویم شرح درد اشتیاق
ماہی بے آب کے مانند ہون

ہے جگر شق اور دل ہے اپنا خون
مضطرب رہتا ہے دل بیتاب و زار
کنج تنہائی ہے اور درد فراق
دل کے آئینہ میں تصویر حضور
ہان خیال روئے زیبا ہے رفیق
قلب مومن عرش سے کچھ کم نہیں
از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
آرزو اتنی ہے اے حق کے حبیب
سامنے ہو روئے تابان کا ظہور
اے مسیحا اطہر جسے جب مرون
لطف و عیش و راحت شاہانہ ہو
آپکے جلوے سے خیر المرسلین
طبقۂ جنت کا ہو سبکو گمان
ظلمت غم سے ہو دل تاریک تار
روز محشر کو میں سمجھون روز عید
گرد سر پھر کر ہون قربان حضور
ہون شہید تیغ ابروئے حضور
رحم فرما اے رحیم بیکسان
اے شہنشاہ آپکے ہمراہ ہو
کفش برداری کی خدمت ہو نصیب
آپ جو کچھ چاہیں وہ مشکل نہیں

جوش الفت سے گریبان چاک ہون
سوکھ کر کانٹا ہوا ہے جسم زار
لذت دنیا سے دل بیزار ہے
رہتی ہے اے شافع روز نشور
خانۂ دل آپ سے معمور ہے
قول شاعر کا ہوا مجھکو یقین
اے شہ دین میں ہون قربان آپ پر
جس گھڑی ہو وقت رحلت کا قریب
کلفت غم دور ہو دیکھون جمال
مر کے بیشک زندہ جاوید ہون
دل فدائے تابش رخسار ہو
وہ زمین ہو رشک چرخ ہفتمین
جب سوا نیزے پہ آئے آفتاب
کلفت فرقت سے جان ہو بیقرار
چشم میگون دیکھکر سرشار ہون
ہون نثار روئے تابان حضور
ہر کہ شد مقتول شد مقبول دوست
کن عطا عیش مخلد در جنان
مطرح انوار رحمت ہو غلام
روبرو ہر دم رہے حاضر قریب
ہے خلاف آداب کے طول سخن

وحشت غربت میں اوڑاتا خاک ہون
رات دن ہے آپ ہی کا اشتیاق
بزم عشرت سو جب آزار ہے
بیکسی میں کون ہے اپنا شفیق
یہ زیارت گہہ سراپا نور ہے
دل بدست آور کہ حج اکبر است
ہین تصدق سب دل و جان آپ پر
لب پہ نام اور دل میں ہو عشق حضور
ہو وہ شادی مرگ ایسا ہون نہال
کنج مرقد مجھکو عشرت خانہ ہو
دیدہ جام بادۂ دیدار ہو
تہنیت خوان ہو گروہ قدسیان
یعنے وہ دن ہو کہ ہو روز حساب
آفتاب روئے رخشان ہو پدید
مردم بیمار کا بیمار ہون
ہون شکار دام گیسوئے حضور
خونبہائے جان نثاران رحمت است
ہے تمنا یہ گدا بھی شاہ ہو
گرچہ آلودہ ہے عصیان میں تمام
آسرا ہے آپکا اے شاہ دین
پر کرون کیا شوق دل ہے جوش زن

دو سبب ہم از دون ہو بیان یہ پیوند پن
حاضر شب ہون ہای خیر البشر
عتبۂ عالی پہ کیون اپنا سر
خاک ہو درگاہ کی کحل البصر
آستان چھوٹے نہ مجھ سے زینہار
ہو یہ قربان آپ پر ہر صبح و شام

بھی مین آتا ہی کہ پھاڑون پیرہن
ہو زیارت روضۂ پر نور کی
ہو علاج شدت درد جگر
ہو یہ جان غلام خاکسار
بعد مردن ہو مدینہ مین مزار
بس دعا پر ختم کرتا ہون کلام

ہجر دوستانہ و آشفتہ سر
ہو ہوا شورش دل مہجور کی
ہستی پر نور سے کہدون چشم تر
ہو قبول آ حضرت گردون مقام
تا ابد ہو کوئی اقدس مین مقام
اب نہین تاب سخن ہے والسلام

آمنہ فرماتی ہین کہ جس وقت حضرت پیدا ہوئے اوسی وقت سجدہ مین گئے اور انگشت
شہادت آسمان کی طرف اوٹھائی بعد اوسکے ایک ابر سفید آیا اوسنے آپکو اپنے بیچ مین
چھپا لیا میرے کان مین آواز آئی کہ گوینده کہتا ہے کہ اِسکو مغرب اور مشرق پھرالاؤ اور سب
مخلوقات اور تمام ملائک و جن و وحوش و طیور و شجر و حجر اوسکے نام سے واقف ہون
اور خلق آدم اور معرفت شیث شجاعت نوح خلت ابراہیم زبان اسمعیل رضای اسحق فصاحت
صالح حکمت لوط شدت موسی صبر ایوب طاعت یونس جہاد یوشع آواز داود حب دانیال
وقار الیاس عصمت یحیی زہد عیسی علیہم السلام عطا کرو اور بحر اخلاق انبیا مین غوطہ دو پھر
ابر کھل گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت کپڑے سبز مین لپٹے پائے گئے
کہ مثل چشمے کے پانی اوس سے ٹپکتا تھا اور کہنے والا کہتا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حاکم ہوئے تمام دنیا کے اور تمام اونکے مطیع ہونگے اور تین شخص نظر پڑے ایک کے ہاتھ
مین ابریق نقرہ دوسرے کے ہاتھ مین طشت زمرد سبز تیسرے کے ہاتھ مین حریر
سفید ایک نے انگشتری نکالی اور سات مرتبہ دھوکر دونون شانون کے درمیان
مین مہر کردی اور اپنی گود مین ایک ساعت رکھکر میری گود مین دیا صفیہ حضرت کی
پھوپھی سے منقول ہے کہ شب ولادت حضرت کی مین قابلہ تھی وقت ولادت
مین نے دیکھا کہ ایک ایسا نور جدا ہوا جسکی روشنی چراغ پر غالب ہوگئی اور چھ چیزین

دیکھتین ایک شب مین پر آئے تو سجدہ کیا دوسرے سر اوٹھا کر زبان فصیح فرمایا لا الٰہ
الا اللہ و انی رسول اللہ تیسرے اوس گھر کو نور سے روشن دیکھا چوتھے شب مین نے
آپ کو چاہا کہ غسل دون غیب سے آواز آئی کہ اے صفیہ ہمنے اپنے حبیب کو دھو یا دھلا یا
بھیجا ہے پانچوین آپ ختنہ کیے ہوئے اور ناف کٹے ہوئے پیدا ہوئے چھٹے شب مین نے
چاہا کہ آپ کو کپڑے مین لپیٹون تو آپکی پشت پر دونون کندھون کے بیچ مین خاتم نبوت
دیکھی اوس مین لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بھی صفیہ کہتی ہین کہ آپ
سبھی بستے مین کچھ چپکے چپکے فرماتے تھے مین نے کان لگائے تو معلوم ہوا کہ آپ
فرماتے ہین امتی امتی اے امتیان محمدی تمکو بشارت ہو کہ جب ہمارے مولا اور
پیغمبر نے تمکو وقت ولادت کے فراموش نہین کیا تو وقت شفاعت کے کیسے بہولینگے

واہ کیا فضل کبریائی ہے زخم دل پر ہے صورت مرہم	کیا ہی الطاف مصطفائی ہے اس کلام و بیان کے صدقے	یہ عنایات سید عالم اس زبان و دہان کے صدقے

عبد المطلب سے منقول ہے کہ شب ولادت حضرت کی مین خانہ کعبہ مین مصروف عبادت تھا
ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ خانہ کعبہ مقام ابراہیم سے سجدہ مین آیا اور پھر بحالت اصلی آکر
بزبان فصیح کہا اللہ اکبر خدائے محمد نے مجھے اب ناپاکی بتون سے نجات دی اور ہبل کہ
سب بتون مین بڑا تھا اوندھا گر پڑا اور آواز آئی کہ آمنہ کے لڑکا ہوا اور سحاب رحمت و نیر
نازل ہوا اور ایک طشت عالم قدس سے آیا کہ اوسکو دھوئین اور کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خلق کو تاریکی ضلالت سے روشنائی ہدایت مین لائیگا اور تمام خلق پر مبعوث ہوگا اور
کنجیان خزانون کی اوسکو دین جب یہ باتین مین نے سنین متحیر ہو گیا کہ یہ خواب دیکھتا ہون
یا جاگتا غور کیا تو اپنے آپکو بیدار پایا اور دروازہ بنی شیبہ سے بطحا کی جانب باہر نکلا
کوہ صفا کو دیکھا کہ بلند اور پست ہوتا تھا اور کوہ مروہ اضطراب مین اور ادھر ادھر سے
آوازین آتی تھین کہ اے سید قریش یہ کیا حال ہے اور کیون ڈرتے ہو مگر مجھے قوت تکلم

ہے نہیں آخر کو گھر آیا کہ اوس فرزند ارجمند کو دیکھوں دروازے پر دیکھا کہ ایک مرغ سفید پر
پھیلائے ہوئے ہے اوسکے نور سے مکے کے پہاڑ روشن ہیں اور ابر سفید ہمارے گھر پر
اسنے آمنہ چھایا ہوا ہے اور مجھے اندر آنے سے روکتا ہے پھر ایک گھڑی ستا کر غور
کیا کہ یہ کیا ہے خواب یا بیداری پھر خوشبوے مشک سونگھنے لگا آخر جلدی سے
گھر میں چلا آیا اور اونکو یعنی آمنہ اس حال میں دیکھا ٥

فطوبی لقلب یطوف لدیہ	فیا ایھا الناس صلوا علیہ
ھفا الذوق فی محل حیوا الانام	علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

بیان رضاعت شریف اصحاب سیر اور تواریخ متفق ہیں کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اول روز اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ پیا پھر ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے
دودھ پلایا اور یہ ثویبہ وہ ہے جسے آنحضرت کی پیدایش کی بشارت دینے میں ابی لہب نے
آزاد کیا اور یہ کہدیا تھا کہ تو جاکر دودھ پلا تب اوسنے دودھ پلایا تھا بعد اوسکے حلیمہ بنت
عبداللہ بن ابی ذویب کے دودھ سے پرورش ہوئے اسکا حال اس طرح ہے کہ طبرانی
اور بیہقی اور ابو نعیم وغیرہ محدثین نے حلیمہ سعدیہ سے روایت کی ہے کہ کہا حلیمہ نے
جب میں قبیلہ بنی سعد بن ابی بکر کی عورتوں کے ساتھ جو شیر خوار لڑکوں کی تلاش میں
نکلی تھی مکے میں آئی اوس سال بڑا قحط تھا اور میرے پاس ایک مادہ خر تھی کہ مارے
لاغری کے چل نہ سکتی اور ایک اونٹنی جو ایک قطرہ بھی دودھ نہ دیتی اور میرا لڑکا اور
خاوند میرے ساتھ تھے اور مفلسی کی یہ حالت کہ مارے فاقوں کے نہ رات کو نیند آتی
نہ دن کو چین پڑتی قوم کی عورتوں نے مکے پہنچکر اپنے خاطر خواہ مالداروں کے لڑکے
لے لیے اور کوئی لڑکا سوا حضرت کے باقی نہ تھا سو وہ بھی اس سبب سے کہ آپ یتیم تھے
کسی نے قبول نہ کیا میں نہایت ملول اور محزون ہوئی کہ میں کیوں آئی ناگاہ ایک
شخص کو دیکھا کہ آثار عظمت اور ہیبت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تھے اور نور کرامت

اور ستھامستہ اونکی جبین مبین سے ہویدا کھتا ہوا آیا کہ کوئی عورتون شیرخوار ایسی بھی باقی ہے
جسے لڑکا نپایا ہو مین نے پوچھا یہ کون صاحب ہین لوگون نے کہا یہ سردار قریش کے
ہین عبد المطلب بن ہاشم انکا نام ہے مین نے سامنے جاکر سلام کیا اونھون نے پوچھا تو
کون ہے مین نے کہا ایک عورت ہون قبیلہ بنی سعد کی میرا نام حلیمہ ہے کہا کیا خوب یہ
یہ دونون خصلتین عمدہ ہین یعنی سعادت اور حلم اے حلیمہ میرا ایک لڑکا یتیم ہے محمد نام اوسکو
کل عورتون بنی سعد کو دیا کسی نے نہ لیا کہ اس سے کوئی فائدہ نہین تو قبول کر کہ اس سے
فائدہ اوٹھائیگی مین اپنے شوہر کے پاس گئی اور سارا قصہ کہا اور مشورہ کیا کہ مکے سے خالی
ہاتھ چلے جاتے ہوئے کمال شرم آتی ہے خدا نے اوسکے دل مین فرحت اور سرور ڈالدیا
اوسنے کہا اے حلیمہ جا اور اوس لڑکے کو لا ہر چند اوسکے باپ نہین مگر دادا تو عبد المطلب
ہین اوس یتیم کی جا ہے کوئی قدر سمجھے مگر مین تو جانتا ہون ان دلبر یگانہ ہر کس خبر ندارد
گوہر شناس داند در یتیم مارا ؛ حلیمہ کہتی ہین کہ بعد مشورہ مین آمنہ کے پاس گئی اور انحضرت
کو دیکھا کہ ایک سفید کپڑے مین لپٹے ہوئے سوتے تھے اور سانس لیتے اور جو بعضون نے
اسکو خراٹا کرکے تعبیر کیا ہے سو یہ صحیح نہین آپ کبھی خراٹا لیتے ہی نتھے کیونکہ خراٹا ایک آواز
ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالے نے سب باتون سے آپکو منزہ کیا تھا کذا قال مولانا شاہ ولی اللہ
محدث حلیمہ کہتی ہین کہ مین نے جو نہین کپڑا اوٹھاکر دیکھا ہزار جان سے عاشق ہوگئی ؏

مردمان در من و بیہوشی من حیرانند
من در آن کس کہ ترا بیند و حیران نشود

آہستہ پاس جاکر سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا حضرت نے جھٹ آنکھ کھولی اور دیکھکر متبسم ہوئے
مین نے نہایت پیار سے دونون آنکھین چومین اور گود مین لیکر پستان راست منہ مین
دی آپنے دودھ پیا جب پستان چپ دینی چاہی آپنے منھ مین نہ لی اوتا زمان رضاعت
ایک ہی پستان کے دودھ پر رہے حضرت ابن عباس رض فرماتے ہین کہ حق تعالے نے
ابتدا ہی سے آپ پر عدالت اور انصاف کا وصف کھولدیا تھا کہ آپنے دودھ پینے مین بھی

سبز رہتے عدالت اور انصاف ہاتھ سے نہ دیا ایک پستان کا دودھ رضاعی بھائی کے لیے چھوڑ
دیتے تھے بعد اوسکے حلیمہ کہتی ہین کہ مین آپکو اپنی فرودگاہ پر لائی اور اپنے خاوند کو دکھلایا
وہ بھی دیکھتے ہی عاشق ہوگیا اور میری اونٹنی لاغر دودھ سے سیراب ہو گئی میرے خاوند
نے دودھ کر آپ پیا اور مجھکو پلایا تکلیف فاقہ کشی اوس سے رفع ہوئی اور رات کو نیند بھر
سوئی صبح میرے خاوند نے کہا اے حلیمہ یہ لڑکا تجھے مبارک ہو کہ اسکا تشریف لانا ہمارے لیے
مبارک ہوا آخر بعد چند روز کے حلیمہ آمنہ سے رخصت ہوکر اور مرکب پر حضرت کو بٹھا کر اپنے گھر روانہ ہوئین

نطق بی القلب یتلطف لدیہ	فیا ایہا الناس صلوا علیہ
ھو الرؤف فی کل حین الانام	علیہ الصلوۃ وعلیہ السلام

حلیمہ کہتی ہین کہ چلتے مین چپ و راست سے آواز آتی تھی کہ اے حلیمہ اب تو غنی ہو گئی اور
جس منزل پر اوترتی تھی وہ منزل سرسبز ہو جاتی جب اپنے گھر پہنچی ایک عجیب رونق اور
آبادی ہو گئی اور ہر چیز مین برکت پائی جانے لگی اور بکریاں بہت سا دودھ دینے لگین
لوگ اپنے چرواہون سے کہتے کہ جس چراگاہ مین حلیمہ کی بکریاں چرتی ہین تم بھی اوس
چراگاہ مین چراؤ پھر جب آپ بولنے لگے اول یہ بولے اللہ اکبر اللہ اکبر کبیرا الحمد للہ
رب العالمین و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا اور کبھون کپڑون مین پاخانہ پیشاب نہ کرتے
پاخانہ و پیشاب کا آپکے وقت مقرر تھا اور جب چلنے لگے تو آپ خرامان خرامان گھر کے
دروازے پر جاتے اور اکثر لڑکے کھیلتے نظر آتے آپ اونمین شامل نہوتے اور آپکا نشو و نما
اسطرح پر تھا کہ ایک مہینے مین آپ اتنا بڑھتے کہ اور لڑکے سال بھر مین اور رونا مچلنا روٹھنا
اور لڑکون کی طرح آپکی عادات مین نتھا اور کوئی چیز بائین ہاتھ سے نہ اوٹھاتے اور جو چیز
اوٹھاتے بسم اللہ فرماتے اور مین کبھون اپنے پاس سے الگ نہونے دیتی مگر ایک روز غافل
ہو گئی تو آپ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ جنکا نام شیما تھا دھوپ مین باہر چلے گئے مین
ڈھونڈھتی نکلی تو شیما کے ساتھ پایا مین نے خفا ہو کر شیما سے کہا تو ایسی گرمی اور دھوپ مین

کہان لیگئی تھی اونسے کہا انکو کچھ دہوپ کی مضرت نہین اونکی ساتھہ بادل کا ٹکڑا سایہ کرہا تھا جب آپ
چار برس کے ہوے تو ایک روز حلیمہ سے فرمایا کہ میرے بھائی دنکو کہان جاتے ہین جو نظر نہین آتے
حلیمہ نے کہا بکریان چرانیکو فرمایا ہمکو بھی اونکی ہمراہ کر دو ہین نے بپاس خاطر آپکے اجازت دی آپ عصا
ہاتھہ مین لیکر بھائیونکی ہمراہ چلے گئے اور بکریان چرا آئیے دوپہر کو ضمرہ پسر حلیمہ افتان و خیزان ہانپتا ہانپتا
آیا کہ امی مان دوڑو اور میرے بھائی محمد کی خبر لے حلیمہ نے کہا کیا ہوا کہا محمد ایک مقام پر کھڑے تھے
دو شخص آئے اونکو اوٹھا لیگئے پھر لٹا کر پیٹ چاک کیا آگے نہین جانتا ہون کہ کیا ہوا حلیمہ پریشان ہوکر مع اپنے شوہر
دوڑین پہاڑ پر گئین دیکھا کہ حضرت صحیح و سالم بیٹھے آسمان کو دیکھ رہے ہین حلیمہ کو دیکھکر ہنسے حلیمہ نے بوسہ لیکر کہا

آہ کہ شد ز دست من دل بہوای چون توئی
صد چو من از فنا شود باد بقای چون توئی

پیش کہ بدم دل شہا بلای چون توئی
کشتہ شدن برای تو زندگی است جاودان

تیغ بکش بکش مرا تا برسی بکام دل
ہر چہ شود اگر شوم کشتہ برای چون توئی

یہ کیا معاملہ ہوا فرمایا دو یا تین شخص آئے لباس سفید پہنے ایک کے ہاتھہ مین چاندی کی چھری دوسرے کے پاس
طاس زمردی برف سے بھرا ہوا مجھے اوٹھا کر پہاڑ پر لائے اور نرمی سے لٹا کر میرا سینہ ناف تک چاک کیا مجھے
کچھ درد معلوم نہوا پھر پیٹ مین ہاتھہ ڈال کر دل نکالے اور برف کے پانی سے دھو کر رکھدیئے دوسرے نے
دل نکال کر چاک کیا اور نقطہ سیاہ خون آلودہ نکال کر ڈالدیا اور کہا یہ حصہ شیطان کا تھا اور ایمان و
عرفان حق اور ایقان سے کہ اوسکے ہاتھہ مین تھی میرے دل مین بھرے پھر اوس مقام مین رکھدیا اور
ایک انگوٹھی نور کی نکالکر دل پر مہر کی سو میرا دل حکمت و نبوت کے نور سے پر ہوگیا اور ایسی خنکی و
تازگی دل مین سما گئی کہ میرے جوڑ بند مین اثر باقی ہے پھر اوس شخص نے اپنے ہاتھہ سے میرا سینہ برابر
کر دیا صرف ایک خط باریک سینہ سے ناف تک باقی رہا پھر مجھے چھوڑ کر اوڑ گئے حلیمہ نے یہ حال سنکر آپکو
گود مین لیکر گھر پہنچایا وہان لوگون نے کہا انکو کاہن کے پاس لیجا دو تا معلوم ہو کہ یہ کیا تھا حضرت
نے فرمایا کچھ اندیشہ نکرو کہ مین صحیح اور سالم ہون مگر لوگونکے اصرار سے حلیمہ کو لیکر ایک بڑی کاہن کے
پاس لیگئین اور حال کہہ چلین اونسے کہا لڑکا اپنا حال آپ کہے تب حضرت نے بالتفصیل سرگذشت
بیان فرمائی کاہن نے کود کر حضرت کو گلے سے لگایا اور سینہ سے چمٹایا اور آواز بلند پکارا

کہ اے اہل عرب اسکو مار ڈالو اور مجھے بھی اسکے ساتھ قتل کرو ورنہ یہ جوان ہوکر تمہارے دین کو باطل کریگا اور عالم کو
باطل کہیگا اور اپنے خدا کی طرف بلائیگا جسکو تم نہیں پہچانتے اور ایسے دین کی دعوت کریگا جسے تم ناواقف ہو
تب حلیمہ نے حضرت کو کاہن سے لیلیا اور کہا تو دیوانہ ہے میں جو ایسا جانتی تو تیرے پاس کبھوں نہ لاتی
اور حضرت کو گھر لائیں جب یہ واقعہ ہوا تو میرے شوہر نے کہا اسکو عبدالمطلب کے پاس پہنچایا چاہیے
ایسا نہو کہ آسیب و نقصان کسی طرح کا پہنچ جاوے سو میں حضرت کو لیکر مکہ کو روانہ ہوئی وقت شب
میں نے سنا کہ کوئی کہتا ہے کہ بنی سعد سے خیر و برکت جاتی ہے لیجا رکھ خوش ہو کہ اوسکی زیب و زینت
پھر آئی جب متصل مکہ کے پہنچی تو دروازہ حرم پر جا کر محفوظ خیال کرکے حضرت کو بٹھلایا اور خود واسطے
قضائے حاجت بشری کے گئی جب وہاں سے فارغ ہو کر آئی تو حضرت کو نہ پایا ادھر ادھر ڈھونڈھا
لیکن کہیں پتہ نہ لگا دم بخود ہو کر کہنے لگی اشعار

	ای بے نشان مجھ نشان از کہ جویت
گم گشتہ در تو ہر دو جہان از کہ جویت	او جستجوی تو دلم از پردہ اوفتاد
	ای بیرون پردہ جان از کہ جویت

ناامید ہو کر سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی اور وا محمداہ و وا ولداہ کہنی لگی یکایک ایک بوڑھا آدمی لاٹھی
پکڑے آیا اوسنے میرا حال پوچھا میں نے بیان کیا کہا میں تجھے ایک بزرگ کے پاس لیچلوں وہ تیرے
گمشدہ کا نشان بتادیگا چنانچہ وہ مجھے ہبل نامے بت کے پاس لے گیا اور سات مرتبہ طواف کرکے
نہایت منت اور خوشامد سے کہا کہ محمد بن عبداللہ کا نشان بتلا وہ بت حضرت کا نام سنتے ہی
اوندھے منھ گر پڑا اور اوسکے گرد کے سب بت گر پڑے اور اندر سے آواز آئی کہ اے مرد یہانسے دور ہو
محمد کا نام یہاں مت لے کہ وہی ہمارا خراب کرنیوالا ہے سو وہ بڈھا ڈرتا باہر آیا لاٹھی ہاتھ سے گر گئی اور
بیہوش ہو گیا جب ہوش میں آیا کہا اے حلیمہ تیرے بیٹے کا خدا حافظ ہے وہ اوسکو ضایع نکریگا اگرچہ
اس تقریر سے مجھے تسکین ہوئی مگر سوچی کہ اس امر سے عبدالمطلب کو آگاہ کر دینا ضرور ہے ناچار اونسے
جا کر سارا قصہ کہا عبدالمطلب نے نہایت پریشان ہو کر کوہ صفا پر چڑھ کے قریش کو آواز دی کہ
چلو سب جمع ہوئے اور حضرت کو سب نے تلاش کیا کہیں آپکا پتا نہ لگا تب عبدالمطلب نے زیادہ مضطرب
ہو کر مسجد حرام میں جا کر سات مرتبہ طواف کعبہ کیا اور دعا مانگی غیب سے آواز آئی غم نکر کہ محمد کا خدا

تب انتظار ہو لیا مجھ کو بیان ہین اتفاق سے کہا وادی تہامہ مین کہیلتے درخت کے نیچے بیٹھے ہین عبد المطلب اور
چلے راہ مین ورقہ ابن نوفل بھی ہمراہ ہوا یہانتک کہ اوس مقام مین پونہچے حضرت کو کہیلتے ہوئے جیسے
دیکھا گود مین لیکر گہوڑے پر بٹھلایا اور مکے مین داخل ہوئے اور خوشی کی اور اونٹ ذبح
کیے اور سونا خیرات کیا اور حلیمہ کو بہت مال و اسباب عنایت کر کے رخصت فرمایا

قطعۃ لی لقلب تکلفت لہ سبیہ	فیا ایہا الناس صلوا علیہ
هو الروح فی کل جسو الانام	علیہ الصلوۃ وعلیہ السلام

بیان حلیہ شریف

مسلمانو یہ بیان حلیہ شریف کا ہے درود پڑھکر غور و فکر سنو اور اوسکو پیش نظر رکھو قد مبارک نہال باغ قدس سرو بوستان انس میانہ تھا نہ کم کا نہ اتنا اور باوجود کہ مائل بدرازی تھا اور اسکا معجزہ یہ تھا کہ جب آپ لوگو نمین بیٹھتے یا چلتے تو سب سے بلند نظر آتے اور جبکہ منبر ہدایت اور دعوت پر جلوہ فرما ہوتے تو جماعت بھر سے سر مبارک اونچا دیکھ پڑتا یہ غیرت الٰہیہ تھی جو کسیکو کسیطرح آپکا ہمسر ہونی نہین دیتی تھی اور آپکا سایہ بھی نہ تھا نہ آفتاب مین نہ مہتاب مین رواہ الحکیم الترمذی عن ذکوان فی نوادر الاصول اور سایہ ہوتا کیونکر کہ آپ تو خود نور تھے اور نور کے سایہ کہان اور بعضے کہتے ہین کہ آپنے سایہ کو آفتاب قیامت کی طپش سے امت عاصی کے بچانے کے لیے وہین چھوڑ دیا تھا جیسا حضرت امیر خسرو فرماتے ہین ع

داشتہ از پی خورشید حشر	تا چو بسوزیم دران آفتاب	سایۂ خویش آنکہ نکردیش پدید
از عمل خویش ندارم امید	بر کرم تست مرا صد امید	خود فگنی سایہ بر اہل عذاب
زان سبب آمد کہ تو ای عذر خواہ	من کہ بجان بستۂ روی توام	این ہمہ گستاخی ما بر گناہ
اور میرے نزدیک تو حق یہی کہ ع	حق کو محبوب تو ایسا کوئی پیارا ٹھہرا	خسروم اما سگ کوی توام
		اپنے سایہ کے سوا سایہ گوارا نہو

سر اقدس حدیث ابی ہالہ مین ہے کہ آپ بزرگ سر تھے اور یہ دلیل زیادتی عقل اور قوت فکر کی ہے معجزہ اوسکا یہ تھا کہ کوئی چڑیا آپکے سر سے اونچی نہ اوڑ سکتی جب مقابل ہوتی لرز اسکی نکل جاتی اور جب آفتاب مین نکلتے پارہ ابر سایہ کرتا موئی مبارک گھونگر والے اور نہایت چمکتی ہوئین نہین

خوشبوکی اولنسی آلی تھین اور آپکے بالونکا یہ معجزہ تھا کہ جس بیمار کو دہوکر پلاتے فوراً شفا ہوتی ہے

یار وہ وہ بال ہیں جو وہ جمع آ جاتے تھے
ہم تھے جو طور پہ موسی کو گرا جاتے تھے

شب معراج کی بھی ہو شب اوکہا جاتی تھی
ہمکو تیرا تو سمجھتا کہ تجلی میں ہیں ہم

خوشنگا فان جہان کو پتہ ملا جاتی تھی
دیکھنا نور کے منہ پر تجلی میں ہیں ہم

روئی دیکھو ہیں نہ بہت گول اور پر گوشت نہ نہایت لاغر بلکہ گوشت بلکہ مائل بہ مدور تھا اور رنگت
اوسکی سفید مائل بسرخی اور چمک ایسی کہ نظر نہیں ٹھہر سکتی تھی یا ہر چیز کا عکس اوس میں نظر پڑتا تھا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ

ای محمد تیری صورت کی کیا ہے مثل
صبح یا کہتی یا مطلع خورشید تھی وہ

ورنہ کبھی ذات خدا بھی جو وہ تھا نور تجلی
تھا نشان سجدہ کا یا اختر سعید تھی وہ

جبین مبین میں نورانی اور کشادہ تھی
اور جب شکن پڑتی تو ایسا معلوم

ہوتا کہ ٹکڑا چاند کا ہے اور خوشبو پیشانی کی مشک اور عنبر اور گلاب اور زعفران سے بڑھکر تھی ابرو
عاشقونکی سرمایہ آبرو پتلے پتلے خمدار بشکل کمان ظاہر میں ملے نظر آتے تھے اور حقیقت میں جدا تھین
بیچ ابرؤن میں ایک رگ تھی جو حالت غضب میں نمودار ہوتی اور صورت خدا کے قہر کی اوس سے
دیکھ پڑتی آنکھیں سرگین بڑی بڑی چھوٹی اوئین سرخ ڈورے خوشنمائی سے نمودار چشم بد دور
نظارۂ حق میں ہر دم سرشار سیاہی اور سفیدی انکی بکمال اعتدال حق بینی میں ہر لحظہ با استقلال

مدت چشم کو بسا عین عبادت سمجھا
دیدہ بینی کی فرشتونکو تمنا تھی سدا

دیدۂ شوخ میں جھپ سرمہ دراک لگا
نرگستان میں ابھی چشم کا افسانہ ہے

جو یقین کرتی تھین انھین تلوؤن پر جان فدا
ہر وہ ہشیار جو اوس چشم کا دیوانہ ہے

اور قوت بینائی کا یہ حال تھا کہ آپ ثریا کے گیارہ یا بارہ ستارہ گن لیتے اور وقت بنائی مسجد کے مدینہ
میں کعبہ کو ظاہر کرکے بچشم ملاحظہ فرمایا اور سمت قبلہ درست فرمائی حقیقت یہ ہے کہ جس طرح آپکا قلب
احاطہ اور وسعت ادراک معقولات میں رکھتا تھا اوسی طرح آنکھ کو احاطہ اور وسعت احساس محسوسات
میں حاصل تھا کہ شش جہت آپکی نظر میں ایک جہت کا حکم رکھتا تھا اور بسبب کمال حیا و شرم کے
ہمیشہ آپ گوشہ چشم سے دیکھتے اور اکثر نظر آپکی زمین پر رہتی اور وقت وحی جانب فلک پلکین دراز
اور نہایت خوشنما تھین ہے

ہین یہ آیت میں جو تصویر نبی کی مصرف

یا ہین تیر روز ہر مطلق دآیات و دو فو
یہی تیر ہین بصد شوق ثبات دا نو

یا ہین مجراب میں کعبہ کو ملائک کی صفوف
ہر گل عارض جان پر دو احمد صلوات

بر دو گیسوی فرح بخش محمد صلواۃ | گوش حق نیوش آپکے نہایت مناسب اور خوبصورت تھے اونکا

یہ معجزہ تھا کہ دور و نزدیک سے آپ برابر سنتے اور جاگتے سوتے مین برابر سنتے تھے آپنے فرمایا آنکھین میری سوتی ہین اور دل جاگتا اسی سبب سے آپکا نوم ناقض وضو نتھا بینی مبارک بلند اوسپر نور کا اوبھار دیکھنے مین بلند معلوم ہوتی حالانکہ بہت اونچی نتھی شعاع نور کے سبب اونچی نظر آتی رخسارے نرم و نازک اور ایسے روشن کہ اونکی روشنی چاند پر غالب تھی دہن مبارک جابر کی حدیث مین ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہن اور عرب مین مردونمین کشادہ دہنی وصف ہے دندان نورافشان روشن تھے ابوہریرہ کہتے ہین کہ جب حضرت ہنستے دیوارین روشن ہوجاتی تھین اور نور دانتون کا ایسا دیکھہ پڑتا جس طرح عکس آفتاب کا حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ حضرت کی عادت اکثر مسکرانے کی تھی ہنستے مین نے نہین دیکھا آواز آپکی نہایت شیرین اور خوش تھی اور بے تکلف وہان پہونچتی جہان کسیکی آواز ہرگز نہ پہونچ سکتی خصوصاً خطبہ مین تو ایسی بلند ہوتی کہ عورتین اپنے گھرون مین سنتین اور فصاحت اور بلاغت کا کہنا ہی کیا ہے بیت

ترا در مکتب حکمت خلیفہ زان ہمی خوانند	کہ ہر کو سنگر و داند کہ شاگرد چہ اوستادی

لعاب دہن کا یہ معجزہ تھا کہ جس بیمار کے لگاتے یا کھلاتے اوسکی بیماری دور ہوتی اور لڑکون دودھ پینے والون کو آپکی خدمت مین لاتے جب آپ اپنا لعاب دہن لگاتے وہ اسقدر سیر ہوتے کہ تمام دن دودھ نہ مانگتے ایک دن حضرت امام حسن علیہ السلام پیاسے تھے حضرت نے اپنی زبان اونکے منھہ مین رکھی اونھون نے اوسکو چوسا پیاس جاتی رہی سارے دن معلوم ہوتی اور معجزات لعاب دہن بہت سی کتابون مین منقول ہین گردن مبارک کمال اعتدال کے ساتھہ ایسی روشن کہ ماہ اوسکے روبرو شرمندہ ہے

کی جو رضوان نے محمد کے گلے کی تقریر

ہوا اطلاق حبلان ام تعجب مین اسیر	چھوڑ کر عاقبت الامر وہ جنت کا سریر	خاک پر اوترا کمند ازلی کا نخچیر
دیکھی جب حسن گلو سونبی کی تصویر	آپڑا عشق گلو ڈالا گریبان کو چیر	دعوی حسن کو سمجھا کہ مری تھی تقصیر
حلقہ چشم ندامت ہوا پامین زنجیر	کھینچ گردن کو چھو قفس مین آب آتا ہی	شرم سے پانو مین سر اونکا وہین جھک جاتا ہے

ریش مبارک حضرت کی بہت گھنی انبوہ کے ساتھہ تھی اور داڑہی ریش مین اکثر اونچی ہو اور خضاب کا

ثابت نہین تحقیق یہی ہے کہ آپنے خضاب نہین فرمایا آپکی داڑہی اور سر کے بالون مین سترہ یا اٹھارہ

زیادہ بال سفید تھے اور یہ مقدار قابل خضاب نہین واللہ اعلم دونون شانے اونچے اونچے او پر بال

اور ہڈی شانہ پُر گوشت اور مضبوط پشت سفید اور صاف اور دونون شانون کے درمیان مین

مہر نبوت تھی اور وہ مہر ایک چیز تھی اوبھری ہوئی اجزا بدن سے رنگ و صفائی مین ہمرنگ بدن اوسکو

مہر نبوت کہتے تھے اوسمین صورت حروف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نظر آتے تھے بغل

شریف سفید ہمرنگ بدن تھی اور اوس سے خوشبو مشک کی آتی تھی اور یہ حضرت ہی کی خواص مین

تھا سینہ مبارک چوڑا اور فراخ تھا اور ابھرا ہوا تھا ؎

عالم ذات احمد ورا اوسکا فقط ہو محرم | وہ کہتے تھے اوس وقت جسے نبان الم

کیا کہون مین صفت سینۂ احمد عالم | شرم سے سینے کی ہو آپ پسینے مین بہ نم

شکم مبارک نہایت نرم اور صاف سینے کے برابر تھا ؎

سینہ و شکم دونون ہموار تھا آسودہ بیان | ناف سے سینہ تک بالونکی ایک سطر تھی جیسے نشان

شکم اقدس حضرت کا ہو حلیہ مین بیان | پیر قدرت نے لکھا خامہ سے قرآن

اگرچہ حلیہ مبارک مین کمر کا ذکر نہین مگر ظاہر ہے کہ جسطرح تمام اعضا معتدل النظافت والوضع تھے

اوسی طرح کمر شریف بھی قوی اور نازک تھی ؎

لکھون کیا مین کمر پاک کی مدحت مین بیان | نہین ہے راز یہ بھی پابند عبارت سے نہان

نازکی حد سے زیادہ تھی غلط ہے گمان | فکر باریک سے ہین تو سودا ہو جاوے

اور کمال انکا شک کے سوا اعجاز عیان | خامہ کچھ لکھے تو شق اوسکا کلیجہ ہو جاے

دونون ہاتھہ آپکے دراز اور کلائیان چوڑی ہتھیلیان پر گوشت نرم و نازک پھیلی ہوئی خوشبودار اور

انگلیان دراز و باریک نہایت خوشنما انھین ہاتھون سے چاند دو ٹکڑے ہوا انھین ہاتھون مین

کنکریون نے تسبیح پڑھی انھین کی گھاٹیون سے پانی ابلا ہی جب کسی بیمار پر پڑی اچھا ہو گیا جب

کسی یتیم کے سر پر پھری جاتی خوشبودار رہ جاتا ابن حجر کہتے ہین کہ یہ جو مشہور ہے کہ سبابہ دست مبارک

دراز تھا یہ غلط ہے پاے مبارک کا انگشت سبابہ البتہ دراز تھا دونون رانین اور ساقین

لطیف و باریک نہ دراز نہ عریض کم گوشت اور قدم مبارک دراز پر گوشت اور انگلیان دراز

و بارایک او نهین انگشت سبابہ سب سے بڑی اور خنصر پر گوشت اور پانون اوپر سے تو ہطلے ہوئے کہ اوسپر
پانی نہ ٹھہرتا اور ایڑیان چھوٹی چھوٹی کم گوشت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نہ دیکھا مین نے کسیکو بہت جلد
راہ چلنے والا پیغمبر صلعم سے گویا لپٹی جاتی تھی زمین آپکے پانون مین اور ہم سب دوڑتے تھے آپکے
ساتھ چلین اور آپ بے تکلف بطور خود چلتے پھرتے تھے اور ہرگز چلنے مین اضطراب محسوس نہوتا
یہ معجزہ تھا آپکے رفتار کا کہ بہت جلد چلتے تھے اور آپکے چلنے مین جلدی معلوم نہین ہوتی تھی
اور تمام بدن آپکا پر گوشت اور دوہرا گٹھا ہوا تھا اور سارا بدن روشن اور چمکتا ہوا اور آپکا
رنگ بدن ابیض ملیح تھا اوسکی ملاحت بیان مین نہین آسکتی براء ابن عازب کہتے ہین کہ دیکھا
مین نے آپکو چاندنی رات مین ایک حلہ سرخ دہاری دار پہنے ہوے پھر دیکھتا تھا مین حضرت کے
ایک نظر اور چاند کو ایک نظر سو قسم خدا کی کہ حضرت کا بدن چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا ہ

یا ایہا العباد صلوا علی سید الانام	صلوا و سلموا و علی الہ الکرام

خاتمہ مسلمانو اوراخلاق عظیمہ اور اوصاف کریمہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیشمار ہین اونکی دریافت ہو عقل و قیاس دونون بیکار ہین آرہ ع وصف خلق کسیکہ قرآن است
خلق را وصف او چہ امکان ست عقیدہ کاملہ یہی رکھنا چاہیے کہ پروردگار علی الاطلاق نے
ہمارے حضرت کو تمام مخلوقات ارضی و سماوی سے رسالت اور خاتمیت مین منتخب فرمایا اور
بوفور محبت اپنی خاص عنایتون سے آپکو مخصوص کیا اور سارے کمالات آپکی ذات منبع
الکمالات مین بھر دیے اور اپنی کمالات کا ایک نکتہ بنا دیا کہ حاضر و غائب کو اطلاع ہو جائے
کہ یہ پیغمبر مخصوص اور محبوب حضرت معبود ہی اور جو فضائل کمالات اور نبیون کو جدا جدا عطا کیے تھے وہ سب
اور اونسے زائد اس ذات معدن حسنات مین مجتمع کردیے اور فضیلت اجتماع کی انفراد پر ظاہر ہوئی ہ

جمع ہین تجھ مین جو اوصاف کسی مین نہوئے	مشترک وصف تھے صد چند بڑھے اورونسے
نہین تشبیہ حقیقت مین کسی سے ہے تجھے	پر کہا کرتے ہین سمجھانے سمجھنے کے لیے
حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کیا ہون شہ سر کہین نے تری مدحت کی ہے | صرف اپنے لیے تحصیل سعادت کی ہے
قل و دل ایک سخن پاکے قناعت کی ہے | فقط اس بیت کے تضمین کی جرأت کی ہے
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری | آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی طَہِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاہَدَاتِکَ وَمَحَبَّتِکَ وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد حمد و درود رسالہ میلاد مشتملہ بر احوال خیر العباد موسومہ بہ تسلیۃ الفواد عن ذکر خیر العباد تالیف منیف شریعت آگاہ طریقت دستگاہ والا مناقب جناب مولانا حافظ شاہ سید علی انور صاحب الہاشمی العلوی سلمہ اللہ القوی رونق افروز آستانہ فیض نشانہ تکیہ مبارک واقع قصبہ کاکوری من مضافات بلدہ لکھنؤ حسب ایمای رفیع الشان وسیع الامتنان منشی محمد ذکی علی خان صاحب رئیس کاکوری بعد نظر ثانی مؤلف مطبع احمدی واقع کانپور برادرم مکرم حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مین باہتمام السید الرشید خدای احمد محمد عبد الصمد نبیرہ حاج مبرور جناب محمد مصطفیٰ خان صاحب مغفور ماہ صفر المظفر ۱۳۰۳ ہجریہ کو پیرایۂ طبع سے آراستہ ہوکر رونق افزای مطبع ہوا

رسائل میلاد و نعت حضرت خیر العباد مطبوعہ مطبع احمدی مفصلہ ذیل موجود ہین شائقین طلب فرماوین

مولد شہید و صحیح — مولود جدید مع استفتا — کحل البصر — مجموعہ مولود دلپذیر — عین الیقین
خدا کی رحمت مع نعت رسالت پناہ — راحۃ القلوب — ذکر شاہ انبیا — نفح الطیب
مجموعہ مولود بہاریہ — ناصر العاشقین — دیوان لطف
…اش — گلزار نعت — دافع الاوہام — گلدستہ ریحان